606

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26۔ جون 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 14-2013

ضمنی مطالبات زر برائے سال 14-2013 پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر 1	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 17 کروڑ، 59 لاکھ، 93 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 14-2013 کے صفحات 1 تا 2 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 2	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 18 کروڑ، 6 لاکھ، 77 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 14-2013 کے صفحات 3 تا 4 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 3	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 30 کروڑ، 42 لاکھ، 61 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد دیگر ٹیکس و محصولات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 14-2013 کے صفحات 5 تا 9 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 4	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 5۔ ارب، 59 کروڑ، 75 لاکھ، 62 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 14-2013 کے صفحات 10 تا 29 ملاحظہ فرمائیں۔

607

مطالبہ نمبر5	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو86کروڑ،45لاکھ،94ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14کے صفحات30 تا68ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر6	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو19کروڑ،60لاکھ،66ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"جیل خانہ جات وسزایافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14کے صفحات 69تا71ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر7	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو26کروڑ،24لاکھ،80ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30 جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14کے صفحات72 تا78ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر8	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو4کروڑ،88لاکھ،47ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14کے صفحات79تا 80ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر9	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو1کروڑ،25لاکھ،1ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14 کا صفحہ 81ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر10	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو8کروڑ،51لاکھ،28ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14 کے صفحات82 تا86ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر11	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو17کروڑ،3لاکھ،69ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14کے صفحات87 تا100ملاحظہ فرمائیں۔

608

مطالبہ نمبر12	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو80کروڑ،34لاکھ،55ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14کے صفحات 101تا104ملاحظہ فرمائیں
مطالبہ نمبر13	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو ایک۔ارب،19کروڑ،68لاکھ، 58ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14کے صفحات 105تا108ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر14	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو2۔ارب،70کروڑ،87لاکھ، 47ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14کا صفحہ109 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر15	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو3۔ارب،74کروڑ،74لاکھ، 54ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14کے صفحات 110تا180ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر16	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو37لاکھ،37ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14کے صفحات 181تا184ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر17	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو ایک ارب،3کروڑ، 1لاکھ،12ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14کے صفحات 185تا191ملاحظہ فرمائیں۔

609

مطالبہ نمبر18

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو4،ارب،28کروڑ،75لاکھ،29ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 14-2013کے صفحات 192تا195ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر19

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"افیون"برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال14-2013کا صفحہ196 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر20

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"مالیہ اراضی"برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 14-2013کے صفحات 197تا199ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر21

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"صوبائی آبکاری"برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 14-2013کا صفحہ200 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر22

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"جنگلات"برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 14-2013کے صفحات 201تا205ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر23

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"رجسٹریشن"برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 14-2013کا صفحہ206 ملاحظہ فرمائیں۔

610

مطالبہ نمبر24	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"نظام عدل"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14کے صفحات 207تا216ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر25	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"پولیس"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14کے صفحات 217تا240ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر26	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"عجائب خانہ جات"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14کاصفحہ 241 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر27	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"تعلیم"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14کے صفحات 242تا264ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر28	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد خدمات"صحت"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14کے صفحات 265تا335ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر29	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"زراعت"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14کے صفحات 336تا342ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر30	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ویٹرنری"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2012-13کے صفحات 343تا354 ملاحظہ فرمائیں۔

611

مطالبہ نمبر31

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 14-2013 کے صفحات 355تا358 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر32

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ڈیپارٹمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 14-2013 کے صفحات 359تا360 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر33

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 14-2013 کا صفحہ 361 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر34

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 14-2013 کے صفحات 362تا363 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر35

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 14-2013 کا صفحہ 364 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر36

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 14-2013 کا صفحہ 365 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر37

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ڈویلپمنٹ برداشت" کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 14-2013 کے صفحات 366تا522 ملاحظہ فرمائیں۔

612

مطالبہ نمبر38

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14 کا صفحہ 523 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر39

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ٹاؤن ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14 کے صفحات 524 تا 525 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر40

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14 کے صفحات 526 تا 570 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر41

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14 کے صفحات 571 تا 617 ملاحظہ فرمائیں۔

2۔ منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 2013-14 ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 2013-14 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا نواں اجلاس

جمعرات،26۔جون2014

(یوم الخمیس،27۔شعبان المعظم1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں صبح 11 بجے زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا
وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾
اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ
اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا
جَهُوْلًا ﴿٧٢﴾

سورۃ الأحزاب آیات69 تا72

مومنو! تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو (عیب لگا کر) رنج پہنچایا تو اللہ نے ان کو بے عیب ثابت کیا۔ اور وہ اللہ کے نزدیک آبرو والے تھے (69) مومنو! اللہ سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو (70) وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا (71) ہم نے (بار) امانت کو آسمانوں اور زمین

پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اٹھا لیا۔ بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا(72)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

تاجدارِ حرم ہو نگاہِ کرم ہم غریبوں کے دن بھی سنور جائیں گے
حامیِ بے کساں کیا کہے گا جہاں آپ کے در سے خالی اگر جائیں گے
کوئی اپنا نہیں غم کے مارے ہیں ہم آپ کے در پہ فریاد لائے ہیں ہم
ہو نگاہِ کرم ورنہ چوکھٹ پہ ہم آپ کا نام لے لے کے مر جائیں گے
مے کشو آؤ آؤ مدینے چلیں دستِ ساقیٔ کوثر سے پینے چلیں
یاد رکھو اگر اُٹھ گئی اِک نظر جتنے خالی ہیں سب جام بھر جائیں گے
خوفِ طوفاں ہے بجلیوں کا ہے ڈر سخت مشکل ہے آقا کدھر جائیں ہم
آپ ہی گر نہ لیں گے ہماری خبر ہم مصیبت کے مارے کدھر جائیں گے

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر428/14 شیخ علاؤالدین اور محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کارdispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر455/14بھی شیخ علاؤالدین صاحب اور محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار بھیdispose of کی جاتی ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

ضمنی مطالبات زر برائے سال2013-14پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔ ضمنی بجٹ برائے سال2013-14 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری ہو گی۔ گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2013-14 پیش کیا جائے گا۔ ضمنی بجٹ برائے سال2013-14کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری، ضمنی بجٹ برائے سال2013-14میں ضمنی مطالبات زر کی تعداد41 ہے۔ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان یہ طے پایا ہے کہ ان41ضمنی مطالبات زر میں سے پانچ ضمنی مطالبات زر میں دوپہر1:00 بجے تک حسب ذیل ترتیب سےcut motions پیش کی جائیں گی۔ مطالبہ زر نمبر18 قرضہ جات "قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ" جی،وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر18 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو4۔ارب28کروڑ75لاکھ29ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014 کو ختم ہونے والے مالی سال

کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 4۔ارب 28 کروڑ 75 لاکھ 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوائے دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر نمبر 18 میں کٹوتی کی تحریک تقریباً 47 ممبران کی طرف سے ہے میں قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید صاحب سے کہوں گا کہ وہ جن کو حکم دیں وہ تحریک پیش کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

4۔ارب 28 کروڑ 75 لاکھ 29 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 18 برائے "قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

4۔ارب 28 کروڑ 75 لاکھ 29 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 18 برائے "قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

MINISTER FOR EXCISE AND TAXATION/ FINANCE (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I opposed it.

جناب سپیکر: جی، oppose کی گئی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! یہ جو خطیر رقم 425۔ارب سے زیادہ کی overdrafting ہوئی ہے جو کہ اس کی منظوری کے بغیر بیوروکریسی نے خرچ کی ہے۔ ہم اس کی منظوری کس وجہ سے دیں؟ کیا بلدیاتی اداروں اور خود مختار اداروں نے کوئی ایسا outstanding کام کیا ہے، کوئی

ایسے کام کر دیئے جس سے عوام کو دیئے گئے جو فرائض تھے اس سے زیادہ کا فائدہ ہوا ہے۔اس وقت حالت یہ ہے کہ ہماری میونسپل کمیٹیوں کے حالات سب کے سامنے ہیں ان افسران کا جو عوام کے ساتھ روّیہ ہے،ان کی جو کام کرنے کی صلاحیت ہے اور ان کی عوامی سروسز کے لئے جو delivery ہے وہ ہم سب کو پتا ہے کہ کتنا عوام کے کام کرتے ہیں؟اس افسر شاہی کو وہ اربوں روپے دے رہے ہیں جو بجٹ سے زیادہ انہوں نے خرچ کیا ہے اور یہی جمہوریت کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ان افسران کے روّیے اور یہ افسران جس طرح سے عوام کے ساتھ پیش آتے ہیں، جس طرح عوامی مسائل کے بارے میں ان کے روّیے ہوتے ہیں اور یہی روّیے جمہوریت کے لئے خطرہ ہیں۔یہ بیوروکریسی پاکستان کو لوٹ کر کھا رہی ہے اور بدنام عوامی نمائندے ہوتے ہیں۔اس ایوان کے عوامی نمائندے 2005 میں جن کی تنخواہیں فکس ہوئی تھیں آج 9 سال بعد بھی وہ انہی تنخواہوں پر کام کر رہے ہیں۔آپ کی یہ افسر شاہی ہمارے لئے پریشانی کا باعث ہے۔مسلم لیگ(ن) کی حکومت جو عوامی نمائندوں کو empower نہیں کرتی اور بیوروکریسی پر depend کرتی ہے تو یہی وجہ ہے کہ جب ہم کہتے ہیں کہ جمہوریت کو خطرہ ہے تو جمہوریت کو خطرہ لوگوں کے روّیوں سے ہوتا ہے، حکمرانوں اور بیوروکریسی کے روّیوں سے ہوتا ہے۔

جناب سپیکر!کیوں نہیں بلدیاتی الیکشن کروائے جاتے،کیوں نہیں عوامی نمائندوں کو اختیارات دیئے جاتے؟بلدیاتی الیکشن ہوں اور بلدیات کے عوامی نمائندوں کے ذریعے یہ پیسے خرچ ہوں۔یہ مسلم لیگ(ن) کی حکومت عوامی نمائندوں پر اعتبار کیوں نہیں کرتی،ان extra اخراجات پر چیک اینڈ بیلنس رکھنے کے لئے اس ایوان پر اعتماد کیوں نہیں کیا جاتا اور اس ایوان کے ایم پی ایز پر اعتماد کیوں نہیں کیا جاتا؟ اس ایوان میں ہماری سٹینڈنگ کمیٹیوں کو empower کیا جائے اور ان کو اختیارات دیئے جائیں تاکہ اس قسم کے شاہانہ اخراجات پر نظر رکھ سکیں تو اس قسم کی فضول اور شاہانہ خرچوں سے بچا جا سکتا ہے۔آپ ان اداروں کو یہ اربوں روپے دے رہے ہیں،ان کے روّیے یہ ہیں کہ دو دو سال سے سوالوں کے جواب نہیں آتے اور اگر سوالوں کے جواب آتے ہیں تو غلط آتے ہیں۔کبھی اس ایوان کے تقدس کا خیال نہیں رکھا گیا،کسی غلط سوال پر کسی محکمے کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔اگر آپ اس ایوان کے منتخب شدہ عوامی نمائندوں کو اختیارات نہیں لے کر دیں گے، empower نہیں کریں گے اور اس نوکر شاہی پر depend کریں گے تو یہ عوام کے اربوں روپے جو ہماری خون پسینے کی کمائی ہے جو بڑی مشکل سے عوام اپنا پیٹ کاٹ کر اس ملک کو چلانے کے لئے دیتی ہے یہ ان کی کرپشن اور عیاشیوں کی نذر ہو جاتی ہے۔ آپ میونسپل کمیٹیوں کے حالات دیکھیں کہ ہر شہر میں کروڑوں روپے بجلی کے بل کی مد میں دیئے جاتے

ہیں لیکن سٹریٹ لائٹس جلتی نہیں ہیں۔ پچھلے سال ساڑھے آٹھ کروڑ روپے راولپنڈی میں راول ٹاؤن کے لئے دیئے گئے اور کوئی چیک اینڈ بیلنس نہیں ہے۔اس پر میرا سوال اسمبلی میں موجود ہے۔ پہلے میں نے پوچھا کہ کیا راول ٹاؤن میں بلدیہ کا بجلی کا میٹر ہے،اس کا میٹر نہیں ہے اور ساڑھے آٹھ کروڑ روپے بجلی کی مد میں ادا کئے گئے جس میں چور بازاری یہ ہوتی ہے کہ بازاروں کو بلدیہ کے لوگ connection دیتے ہیں،ان سے پیسے لیتے ہیں اور یہ واپڈا کی ملی بھگت سے کروڑوں روپے عوام کے ضائع کئے جاتے ہیں اور عوام اندھیرے میں ہے۔

جناب سپیکر!اس کے بعد میں تجاوزات کے بارے میں بات کرتا ہوں کہ ان محکموں نے کیا کام کیا ہے؟اس وقت راولپنڈی میں کوئی footpath ایسا نہیں ہے جس پر کوئی پیدل چل سکے۔ ان footpaths پر تجاوزات کی مد میں یہ کروڑوں روپے ماہانہ بھتہ وصول کرتے ہیں۔۔۔

چودھری لیاقت علی خان: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی،آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟میں نے floor ان کو دیا ہوا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!بنیادی کام ہے صفائی،آدھے سے زیادہ صفائی کے ورکر گھروں میں بیٹھ کر تنخواہیں لیتے ہیں۔آدھی تنخواہیں ورکروں کو دی جاتی ہیں اور آدھی تنخواہیں یہ افسران اپنی جیبوں میں ڈال لیتے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔گلیاں اور نالیاں گندگی سے اٹی ہوئی ہیں۔اس کے بعد آپ سیوریج سسٹم کو دیکھ لیں۔دس منٹ کی بارش سے آپ کے گھروں میں چار چار فٹ پانی چلا جاتا ہے۔ان کے پاس جو مشینیں پڑی ہیں وہ بھی خراب ہیں اور اس کے لئے بھی یہ کروڑوں روپے maintenance کے فنڈ کی مد میں لیتے ہیں اور کوئی چیک اینڈ بیلنس نہیں ہے۔اگر یہ عوامی نمائندے empowerہوں،آپ کی سٹینڈنگ کمیٹیاں empowerہوں،آپ کے ایم این ایز،ایم پی ایز بھی empowerہوں،آپ کے بلدیاتی ادارے موجود ہوں تو یہ نوبت ہی نہ آئے۔اربوں روپے کی جو کرپشن ہوتی ہے وہ نہ ہو سکتی۔میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر یہ بلدیاتی الیکشن سے ڈر کیوں رہے ہیں،حکومت بلدیاتی الیکشن کیوں نہیں کروا رہی حالانکہ ان کے منشور میں یہ بات شامل تھی کہ ہم چھ مہینے کے اندر بلدیاتی الیکشن کروا دیں گے۔اس خوف سے بلدیاتی الیکشن نہیں کروا رہے کہ جب یہ empowerہوں گے تو انتظامیہ پر جو ان کی direct گرفت ہے وہ کمزور ہو جائے گی۔آپ کب تک نوکر شاہی پر depend کر کے اس ملک کا [****] کرتے رہیں گے؟

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 620 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: ان الفاظ کو حذف کر دیا جائے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پھر کچھ بھی نہیں بچے گا، سارے ادارے انحطاط کی طرف جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے گا، ملک کی خیر مانگیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم یہ بات اسی لئے کہہ رہے ہیں کہ آپ عوامی نمائندوں کو empower کریں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: اس ایوان کو empower کریں، سوال وجواب پر توجہ دیں، ہماری جو تحاریک التوائے کار ہیں ان پر توجہ دیں، آپ بلدیاتی الیکشن کروائیں۔ عوامی نمائندوں سے تو حکومت اس طرح دور بھاگتی ہے جیسے یہ اس حکومت کے دشمن ہیں؟ اگر عوامی نمائندوں کو اختیارات مل جائیں۔۔۔

MR SPEAKER: Order please.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ بجٹ جس کو ہم ضمنی بجٹ کہہ رہے ہیں، میں تو کہتا ہوں کہ عوام کے پیسے پر یہ ڈاکا ہے، عوامی نمائندوں کی منظوری کے بغیر افسر شاہی جو یہ پیسا خرچ کرتی ہے وہ عوام کے حق پر ڈاکا مارتی ہے، عوام کے پیسے پر ڈاکا مارتی ہے، ان ڈاکوں کو روکنے کے لئے، اس فضول خرچی کو روکنے کے لئے آپ کو چاہئے کہ پہلے تو بلدیاتی الیکشن کروائیں تاکہ بلدیات کے معاملات ٹھیک ہوں۔ اس کے بعد اس ایوان کو اختیارات دیں، ایوان کی سٹینڈنگ کمیٹیوں کو اختیارات دیں، سوال و جواب پر توجہ دیں تاکہ اس قسم کے ہمارے جو مسائل ہیں ان سے ہم بچ سکیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری میونسپل کمیٹیاں، خود مختار اداروں نے تو وہ کام بھی نہیں کئے جس کے لئے بجٹ میں رقم رکھی گئی تھی اور اب یہ extra رقم منظور کروانا چاہ رہے ہیں۔ میرا وزیر خزانہ سے یہ سوال ہے کہ یہ صرف راولپنڈی کے حوالے سے ہی مجھے بتادیں کہ وہاں پر کیا extraordinary کام ہوا ہے؟ اس وقت بھی ہماری 70 فیصد لائٹیں نہیں جل رہیں، ہمارے سیوریج سسٹم کا یہ حال ہے کہ پورے سال میں ایک نالہ بھی صاف نہیں ہو سکا ہے، کوئی ایک گلی نہیں بنی، کوئی نیا ٹیوب ویل نہیں لگا، کوئی ایک فلٹر پلانٹ نہیں لگا، پھر ان کو 375۔ارب روپے کیوں دے دیں؟ اس لئے میری گزارش ہوگی کہ اس کو کم کرکے ایک روپیہ کر دیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: مہربانی۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب! آپ بھی اسی cut motion پر بولیں گے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سب پر بولیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کی اور cut motions بھی ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، ہاں۔

جناب سپیکر: دیکھ لیں، سوچ لیں، آپ کی مرضی، مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔ فرمائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): ڈریں نہیں۔

جناب سپیکر: مجھے ڈرانا چاہتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): نہیں، نہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ مجھے ڈرانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ابتدا میں، میں دو تین باتیں budget process کے حوالے سے آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ آپ بھی بار بار منتخب ہو کر اس ایوان میں آئے ہیں اور میں بھی تیسری دفعہ اس ایوان کے اندر موجود ہوں۔ اس دوران متعدد بجٹ یہاں پر پیش ہوتے رہے ہیں اور اس پر discussion بھی ہوتی رہی ہے۔ پورا ایوان اس بات کو اچھی طرح سے سمجھتا ہے، میں کوئی points scoring کے لئے بات نہیں کر رہا، بجٹ سازی کا جب یہ سارا process ہوتا ہے، جب بجٹ یہاں پر پیش ہو جاتا ہے تو اس میں اسمبلی کا صرف اتنا حصہ ہوتا ہے کہ ایک cosmetics قسم کی pre-budget discussion رکھ لی جاتی ہے اور اس کے اندر جو معزز ممبران بولنا چاہتے ہیں وہ بول لیتے ہیں لیکن اس کی کوئی reflection budget کے اندر نہیں ہوتی یعنی اگر اس کی reflection موجود ہو۔ اگر کوئی proposals آئی ہوں اس کے بارے میں وزیر خزانہ brief کرتے ہوں کہ pre-budget discussion میں فاضل ممبران نے یہاں پر یہ تجاویز پیش کی تھیں ان کو thrash out کیا گیا اور یہ تجاویز ہم نے بجٹ کے اندر incorporate کر دی ہیں۔ یہ تجاویز practicable نہیں تھیں اس لئے ہم نے ان کو incorporate نہیں کیا۔ اس سے ایوان کو کوئی اعتماد ہوتا کہ ہم یہاں پر جو گلے پھاڑتے ہیں، چیختے چلاتے ہیں تو اس سے کوئی اثر ہو۔

جناب سپیکر! دوسرا معاملہ یہ ہے کہ اس کے بعد جب یہ بجٹ پیش ہو جاتا ہے، میں معذرت کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ ہم بھی دونوں اطراف پر بیٹھے رہے ہیں، آج یہاں بیٹھے ہیں، کبھی وہاں بیٹھتے تھے یعنی ساری صورتحال کو closely دیکھا ہے۔ وزراء صاحبان کو شاید اپنے ڈیپارٹمنٹ کے بجٹ کے حوالے سے کچھ تھوڑی بہت سُدھ بدھ ہو تو ہو، باقی جو اسمبلی کے مرد و خواتین ممبران ہیں، انہیں کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ بجٹ کیسے بن رہا ہے کہاں بن رہا ہے اور کیسے یہ ساری سفارشات مرتب ہوتی ہیں؟ اس کے بعد اتنا بڑا پلندا جو کئی کلوگرام پر محیط ہوتا ہے وہ ظاہر ہے. بجٹ اجلاس سے چند روز پہلے بلکہ چند گھنٹے پہلے کابینہ کے اجلاس کے اندر پیش ہو جاتا ہے، میری خود ایک منسٹر صاحب سے بات ہوئی ہے، میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو وہ رات کو۔۔۔

جناب سپیکر: میں ان کا نام نہیں پوچھوں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بھی آپ کو نام نہیں بتا رہا، میری موجودگی کے اندر گاڑی آئی اور اتنا بڑا "تھبا" deliver کیا کہ یہ۔۔۔

رائے منصب علی خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ پلیز! ان کو اپنی بات کرنے دیں، بجٹ تقریر کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔ مہربانی فرمائیں۔

رائے منصب علی خان: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ معزز ممبران فرما رہے ہیں کہ ان کو کچھ معلوم نہیں ہوتا میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کو سارا پتا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ سب کو پتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے ایک منسٹر صاحب کہنے لگے کہ ڈاکٹر صاحب آپ یہ دیکھ لیں، کیا میری اتنی capacity ہے کہ میں اس پلندے کو ایک دو گھنٹے میں دیکھ لوں؟

جناب سپیکر: کیا یہ ان کی ہمت نہیں ہے کہ ساری کتابیں پڑھ لیں، کمال نہیں ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: ایک دو گھنٹے میں اس کو thrash out کر سکوں، نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ اس کو کابینہ پاس کر دیتی ہے اور اس کے بعد بجٹ اسمبلی میں پیش ہو جاتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اب آپ cut motion پر آ جائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! cut motion پر بھی میں بات کر لوں گا، گزارش یہ ہے کہ اس کے بعد یہ [****] ہم جتنی بھی اس کے اوپر بحث کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: قرآن وحدیث سے زیادہ؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جو اس documents کی scarcity ہو جاتی ہے وہ۔۔۔

جناب سپیکر: نعوذ باللہ۔ یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! یہ بات مناسب نہیں ہے اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ یہ الفاظ کارروائی سے حذف کروا دیئے جائیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: کارروائی سے حذف کروا دیئے گئے ہیں، حذف ہو چکے ہیں، ان کو اب بات کرنے دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں جو بات کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ اس کے بعد یہ ساری بحث ہوتی ہے، اس دفعہ بھی ساری بجٹ سازی ہوئی ہے، چار دن اس پر عام بحث ہوئی ہے اور دیگر معاملات پر بھی بات ہوئی ہے اس کے علاوہ cut motions بھی پیش ہوئی ہیں، اس پر بھی debate ہوئی ہے، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کے بعد بجٹ کے اندر کوئی ایک روپے کی بھی تبدیلی ہوئی ہے؟ اسی طرح بجٹ پاس ہو جاتا ہے اور پنجاب کے عوام کی کمائی سے جو ٹیکس وصول کیا جاتا ہے وہ اس اجلاس پر خرچ ہوتا ہے، آپ مجھے اس کی out put بتا دیں؟ میں آپ کی خدمت میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس سارے process کو review کرنے کی ضرورت ہے۔ اس وقت جو advanced جمہوریتیں ہیں، دوسرے ممالک کے تجربات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اُن کی روشنی میں بجٹ بنایا جائے۔ قومی اسمبلی کے اندر بھی کچھ چیزیں تبدیل ہوئی ہیں ان ساری چیزوں کو دیکھیں اور اس سلسلے میں ایوان کی کمیٹی بنائیں access کریں تاکہ سب کی اس کے اندر دلچسپی ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ treasury benches کو بھی full allow ہونا چاہئے کہ اس کے اوپر وہ بات کریں، اچھے اچھے لوگ، اچھے debaters سوچنے سمجھنے والے دماغ اس سائیڈ پر بھی بیٹھے ہیں لیکن چونکہ موقع نہیں ہوتا وہ بات نہیں کر سکتے ان کے گلے کو گھونٹا ہوا ہوتا ہے، یہ ساری صورتحال ہے، میری بہت ہی honestly دردمندانہ درخواست ہے کہ اس سارے process کو خدا کے لئے review کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر!اب میں ضمنی بجٹ پر بات کرنا چاہتا ہوں اور اس حوالے سے بھی میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ضمنی بجٹ میں اچھی خاصی رقم block allocation کے طور پر رکھ لی جاتی ہے اور ہم یہاں چیختے چلاتے رہے ہیں کہ یہ اتنی اتنی بڑی رقم block allocation میں آپ لوگ رکھتے ہیں، اس کو اپنی مرضی سے خرچ لیا جاتا ہے یہ طریق کار ٹھیک نہیں ہے۔ ظاہر ہے majority تو پھر majority ہوتی ہے prevail کرتی ہے اور بجٹ پاس ہو جاتا ہے اور اس کے بعد اپنی مرضی سے اس کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ جو بجٹ excess ہو جاتا ہے، میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس دفعہ تھوڑی سی constraint ہوئی ہے اور ضمنی بجٹ کے اندر تھوڑی سی کمی لے کر آئے ہیں لیکن پھر بھی اچھی خاصی رقم ہے جو excess خرچ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر!میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ پورے سال میں اس ایوان کے علاوہ ہمارے پاس کوئی موقع نہیں ہوتا کہ ہم اس کا جائزہ لے سکیں کہ یہ اتنا بڑا بجٹ جو 1000۔ارب سے زائد کا بجٹ پیش کیا ہے اس کی چیکنگ کہاں پر ہو گی؟ درمیان میں اسمبلی کو کچھ معلوم ہوتا ہے اور نہ ہی حکمران اس کے اوپر اپنی کوئی توجہ دیتے ہیں اور وہ بھی اپنی مرضی سے خرچ کرتے ہیں۔ میں اس میں گزارش کرتا ہوں کہ چلیں آپ اسے اسمبلی کے اندر دوبارہ پیش نہ کریں ایوان کی ایک فنانس کمیٹی ہے، جب بھی اگر کہیں excess خرچ کرنا ہے آپ نے بجٹ کو reallocate کرنا ہے، اس House Committee کے اندر اس کی composition کو بہتر کرنے کے لئے اس پر غور کر لیا جائے۔ اس کمیٹی کے ممبران میں fifty percent گورنمنٹ سے لے لیں اور fifty percent اپوزیشن سے لے لیں، یہ اخراجات کم از کم وہاں پر پیش ہوں اس کی justification ہو کہ یہ excess خرچ کرنا چاہتے ہیں یا یہ رقم ہم دوسری طرف لے کر جانا چاہتے ہیں تو اس حوالے سے اس میں ایوان کی کوئی sanctity تو ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو چیزیں ہیں اس حوالے سے سوچنے کی ضرورت ہے۔ اب یہ جو 4۔ارب 28 کروڑ 75 لاکھ 29 ہزار روپے کے مطالبات زر پیش ہوئے ہیں۔ ٹھیک ہے میں اس پر بات کر رہا ہوں ابھی دو تین اور ممبر بھی بات کر لیں گے، پانی میں مدھانی ڈالے رہیں گے، بھینس کے آگے بین بجاتے رہیں گے نتیجہ تو کچھ بھی نہیں نکلنا، یہ اسی طرح پاس ہو جائے گا اور اس کے بعد اس حوالے سے کوئی پوچھ پریت نہیں ہو گی۔ میں پہلی بات تو municipalities کے حوالے سے کر رہا ہوں کہ آپ یہ municipalities میں خرچ کر رہے ہیں مجھے اور ہم سب کو یہ تجربہ ہے کہ جس طرح

گورنمنٹ کے Exchequer کا وہاں پر بیٹھے اہلکار زیاں کرتے ہیں ہمیں اس کے بڑے تجربے ہیں اور میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ DO روڈز ایک کام کر رہے ہیں وہ کام ہو گیا اس کی billing وہاں سے draw کر لی اب وہاں پر جو ٹی ایم اے ہے اس نے اس منصوبہ کو اپنے کاغذات کے اندر بنایا اسے منظور کیا انہوں نے اسے کاغذوں میں execute کر کے دکھا دیا اور من و عن وہ رقم جو DO روڈز نے خرچ کی ہے وہی رقم ٹی ایم اے نے وصول کر کے اس منصوبے کو کاغذوں کے اندر دکھا دیا ہے، ایسے متعدد منصوبے میری معلومات کے اندر ہیں اس لئے ضروری ہے کہ یہ municipalities کی بات کر رہے ہیں، بلدیاتی اداروں کی بات کر رہے ہیں یہ آئینی obligation ہے کہ ہم نے بلدیاتی ادارے بنائے ہیں تو بلدیاتی انتخابات کرائیں اور یہ عوام کی ضرورت ہے تاکہ وہاں جو عوامی نمائندے بیٹھے ہوں گے وہ اس کے اوپر check and balance رکھیں گے اور عوام کی ضروریات کے مطابق خرچ کر سکیں گے۔ سرکاری افسران اور بیوروکریسی سب ہمارے لئے محترم ہیں وہ بھی سوچتے ہیں لیکن inside جو معلومات ایک عوامی نمائندے کو عوام کے مسائل کے حوالے سے ہوتی ہیں وہ کسی بیوروکریسی کے افسر کو نہیں ہوتیں، کسی سرکاری اہلکار کو نہیں ہوتیں اور اس کے بھی تجربات ہیں۔ ماضی میں بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنی میں 1990 سے 1993 کی بات کر رہا ہوں کہ بجٹ آنے والا تھا اس سے کچھ دیر پہلے میں نے سیکرٹری خزانہ کے آگے ہاتھ جوڑ کر بڑی مشکل سے بہاولپور کے لئے ایک کروڑ روپیہ کی رقم حاصل کی تو وہ رقم کمشنر صاحب کے PLA کے اندر originally گئی۔ اب کمشنر صاحب نے مجھ سے بات کی کہ ڈاکٹر صاحب دیکھیں یہ بہاولپور شہر ہے اس کے تین آنے والے راستے ہیں ہم ان راستوں کو خوبصورت کرتے ہیں ان کے اوپر محراب بناتے ہیں، ان پر لائٹیں لگاتے ہیں تاکہ کوئی آدمی داخل ہو تو وہ کہے کہ میں کسی اچھے شہر کے اندر جا رہا ہوں۔ میں نے کہا کہ کمشنر صاحب یہی فرق ہے ایک بیوروکریسی کے افسر اور ایک عوامی نمائندے کی سوچ کا۔ میں نے کہا کہ میں جو یہ پیسے لے کر آیا ہوں۔۔۔

MR SPEAKER: Order please, Order please.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ بھی اس پر حیرانی کا اظہار کر رہے ہیں کہ آپ مئی کے اندر یہ پیسے کیسے لے کر آ گئے ہیں تو میں نے کہا کہ آپ کی سوچ یہ ہے کہ ہمیں سرخی پاؤڈر لگانا ہے لیکن میری کیا سوچ ہے؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شہر کے اندر متعدد محلے، بستیاں اور کالونیز ایسی ہیں کہ جب بارش آتی ہے تو بارش کا پانی سیوریج کے پانی کے ساتھ مل کر باہر نکلتا ہے اور لوگوں کے بیڈ رومز کے اندر، لوگوں کے کچنز کے اندر، لوگوں کے ڈرائنگ رومز کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ میری priority یہ ہے کہ مجھے

یہاں سیوریج کے نظام کو ٹھیک کرنا ہے اور میری دوسری priority یہ ہے کہ شہر کے اندر 95 فیصد محلوں اور بستیوں کے اندر پینے کا پانی جو نیچے سے کھینچتے ہیں وہ پینے کے قابل نہیں ہے اور اس حوالے سے اس کی optimum composition نہیں ہے۔ میں اس کی درستی کے حوالے سے سکیمیں شروع کرانا چاہتا ہوں اور آپ اس کو یہاں پر سرخی پاؤڈر لگانا چاہتے ہیں، مریض مر رہا ہے اور آپ اس پر سرخی پاؤڈر لگا رہے ہیں، میں نے کہا کہ اس حوالے سے سوچ کا فرق ہے۔ الحمد للہ جیسا میں نے چاہا ویسے ہی میں نے وہاں اس پر کام کرایا لیکن میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس حوالے سے سوچ کا فرق ہوتا ہے اس لئے municipalities کے انتخابات کرائے جائیں۔ اس حوالے سے یہ بات آ گئی ہے گورنمنٹ کے لوگ بھی یہاں پر موجود ہیں اس حوالے سے اسے review کریں۔

جناب سپیکر! میں اگلی یہ بات آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں کہ جو خود مختار ادارے بنائے جاتے ہیں لاہور کے اندر میونسپل ادارے موجود ہیں، ملتان میں بھی یہی کیفیت ہے، بہاولپور میں بھی یہی کیفیت ہے اور پورے پنجاب کے اندر municipalities کے ادارے موجود ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ یہ خود مختار ادارے بھی بنائے جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ dual system نہیں ہونا چاہئے ایک ہی سسٹم بنائیں آپ میونسپل اداروں کو مضبوط کریں۔ میئر ہے، چیئرمین ہے آپ انہیں مضبوط کریں جو پبلک کے مسائل کی insight رکھتے ہیں اور اس کے درمیان segregation کریں۔ حکمرانوں کے لئے خود مختار اداروں کو dictate کرنا، انہیں حکم دینا آسان ہوتا ہے چونکہ وہاں بیوروکریسی کا افسر بیٹھا ہوتا ہے وہ سرکاری اہلکار ہوتا ہے جو بھی اوپر سے آرڈر آئے گا چاہے وہ بھلے سمجھے کہ یہ پبلک کے مفاد میں نہیں ہے لیکن اس کی زبان سے کبھی "no sir" نکلنا نہیں اس نے تو ہمیشہ کہنا ہے کہ "yes sir" اور اس نے اس پر چل پڑنا ہے۔ اسے پتا ہے کہ میں اس کو جواب دہ ہوں عوام کو جواب دہ نہیں ہوں لیکن جو عوامی نمائندہ ہوتا ہے اسے تو چار پانچ سال بعد عوام کے درمیان جانا ہوتا ہے اور وہاں اس کی پوچھ پریت ہوتی ہے اور آپ مجھ سے زیادہ اس سارے معاملے کو جانتے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو overlapping ہے ہمیں اس بارے میں بھی review کرنا چاہئے، ہمیں اسے دیکھنا چاہئے اور یہ جو دھڑا دھڑ خود مختار ادارے بنائے جا رہے ہیں اور جس طرح اب لاہور کا ادارہ تین اضلاع پر محیط ہو گیا ہے، اگر اس میں ایوان کی طرف سے کوئی representation ہے تو وہ قائد ایوان کی ہے جو اس کے چیئرمین ہیں لیکن اب انہیں سارے اداروں کا چیئرمین بنا دیا ہے وہ کس کس ادارے کے اجلاس کی صدارت کریں گے؟ اس کے علاوہ پورا پنجاب ہے اور اس کے اتنے سارے محکمے ہیں اس لئے اس سے

deliver نہیں ہو رہا۔ ہم جو جنوبی پنجاب کے لوگ ہیں ہم سخت پریشانی کے اندر ہیں۔ صبح سردار شہاب الدین صاحب میرے ساتھ موجود تھے ان کا کوئی سائل میانوالی سے آیا ہوا تھا میرے ساتھ میڈیکل profession کے دو ایسوسی ایٹ پروفیسر اتنا لمبا سفر کر کے یہاں پہنچے، وہاں مریض suffer کر رہے ہیں لیکن وہ یہاں پر اپنے کام کے لئے آئے ہیں کہ ان کے contract میں extension ہونی ہے۔ فائل وہاں پر پڑی ہے ایڈیشنل سیکرٹری اور ڈپٹی سیکرٹری میٹنگ میں گئے ہیں ہم دونوں گئے ہوئے تھے میں نے پوچھا کہ وہ کدھر گئے ہیں کوئی پتا نہیں کب آئیں گے یہ بھی کوئی پتا نہیں بارہ ایک بجے آئیں گے۔ جی، اب وہ دونوں ڈاکٹر صاحبان اور جوان کا سائل ہے انہیں کہا کہ بھائی کہیں جگہ تلاش کرو آج وہاں پر رہو گزارہ کرو کل ہم پھر کوشش کریں گے۔یہ سارا سسٹم جو یہیں پر مرتکز کئے چلے جا رہے ہیں اس بارے میں review کرنے کی ضرورت ہے اور جنوبی پنجاب کے لوگ اس میں شدید مشکل کے اندر ہیں۔ میں عرض کروں گا کہ مجھے بہاولپور میں متعدد سرکاری افسران و اہلکاران کے محکموں سے کیا کام لینا ہے؟ وہاں درخواست دینی ہے اور کوشش کر کے منت ترلا کر کے نائب قاصد کے طور پر، میں ایک ڈیپارٹمنٹ میں گیا تو نائب قاصد کو اندر بڑے صاحب نے بلایا ہوا تھا، میں نے کچھ چیزیں note کرنی تھیں تو میں نائب قاصد کی کرسی پر بیٹھ گیا میڈیا والے گزرے تو کہا کہ ڈاکٹر صاحب آپ کہاں بیٹھے ہیں تو میں نے کہا کہ بھائی میں بھی اس محکمے کا آنریری نائب قاصد لگ گیا ہوں۔ ابھی میں یہاں پر چیزیں note کر رہا ہوں کیا کام ہے؟ عمرہ کے لئے این او سی NOC چاہئے۔ اوے اللہ کے بندو۔۔۔

MR SPEAKER: Order in the House, Order in the House. Dr Shaib!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! عمرہ کے NOC کے لئے اتنی بڑی مشکل؟ آپ بہاولپور ملتان اور ڈیرہ غازی خان کے اندر اپنے ڈیپارٹمنٹ کے head کو allow کر دیں اتنا چھوٹا سا کام تو وہ کرے۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: آپ میری بات نہیں سن رہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وہ فائل آ جاتی ہے اور یہاں رلتی رہتی ہے جب تک اس کو پکڑ کر table to table خود لے کر نہ جایا جائے کام نہیں ہوتا۔ اب سسٹم develop ہو گیا ہے۔ بہاولپور کے اندر ایک کلرک ہے وہ ہر ایک مہینے کے بعد جن جن ڈاکٹروں کے کام ہوتے ہیں ان سے دس دس ہزار روپیہ وصول کرتا ہے اور دو تین لاکھ روپیہ لے کر آ جاتا ہے۔ یہاں آ کر اس کا ہر اہلکار کے ساتھ کام کے حوالے سے commission طے ہے کہ یہ کام ہے ایک ہزار روپیہ، یہ کام ہے دو ہزار روپیہ، وہ سارے کام دو دن کے اندر کروا کر چلا جاتا ہے، اس کے بھی کچھ ہزار روپے بن جاتے ہیں۔ یہ اس وجہ سے

systemize ہو گیا ہے کہ آپ نے اسے centralize کر دیا ہے۔ میں عرض کروں گا کہ پچھلے ایوان میں جس میں آپ سپیکر تھے اس میں باقاعدہ یہ قرارداد consensus کے ساتھ پاس ہوئی تھی۔ میں ایوان کے اندر موجود نہیں تھا لیکن ہماری پوری کمیٹی نے میاں محمد شہباز شریف کے گھر ان سے ملاقات کی ان سے debate ہوئی اور انہوں نے بہاولپور کی بحالی اور جنوبی پنجاب کو صوبہ بنائے جانے کی قرارداد پیش کرنے کے لئے کہا کہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس پر joint resolution ہو گی۔ ہم نے کہا کہ پیپلز پارٹی سے بات کریں گے،(ق)لیگ سے بات کریں گے اور آپ (ن)لیگ کی گارنٹی دیں چونکہ آپ خود (ن)لیگ ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہماری طرف سے Ok ہو گیا۔ آپ اس Chair پر بیٹھے تھے اور وہ قرارداد consensus کے ساتھ پاس ہوئی کہ جنوبی پنجاب کو صوبہ بنایا جائے اور بہاولپور صوبہ کو بحال کیا جائے۔ اب پتا نہیں میں کیا کہوں کہ یہ سیاست تھی یا کیا بات تھی؟ حقیقت میں اس وقت ضرورت ہے کہ جنوبی پنجاب کو صوبہ بنایا جائے اور بہاولپور صوبہ کو بحال کیا جائے۔ ہم جو وہاں کے لوگ ہیں ہم اس حوالے سے سخت کرب کے اندر ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ابھی آپ cut motion پر آئیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ ایوان کے Custodian ہیں آپ کی سربراہی میں وہ قرارداد پاس ہوئی تھی۔ میں ہر اجلاس سے پہلے بہاولپور صوبہ کی بحالی اور جنوبی پنجاب صوبہ بنائے جانے کی قرارداد دیتا ہوں لیکن جناب کمال مہربانی سے اپنے چیمبر کے اندر اسے cut کر دیتے ہیں۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ خدا کے لئے اسے پیش ہونے دیں، بار بار پیش ہونے دیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب! آپ cut motion پر بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کی شفقت ہے کہ مجھے ساری بات کرنے کا موقع دیا گیا اور اس کے لئے میں آپ کا شکر گزار ہوں۔

پیر محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، تشریف رکھیں۔ خُدا کے واسطے مجھے کام کرنے دیں۔

پیر محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر نے ہمارے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ مجھے آپ کی بات سمجھ نہیں آئی۔

پیر محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! میں اپنے دینی جذبات پر compromise نہیں کر سکتا لہذا میری بات سُنیں۔ان الفاظ کو حذف کرنے سے بات نہیں بنتی۔ڈاکٹر سید وسیم اختر کو اس پر معذرت کرنی چاہیئے۔یہ اسمبلی میں شائستہ لودھی نہ بنیں۔ڈاکٹر صاحب اس پر معافی مانگیں ورنہ میں walkout کر جاؤں گا۔آپ نے الفاظ حذف کرائے ہیں لیکن حذف کرانے سے یہ چیزیں مٹ نہیں جاتیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب بڑے سمجھدار آدمی ہیں اور وہ اس بارے میں خود ہی وضاحت کر دیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر میری بات سمجھنے میں معزز ممبر کو کوئی پریشانی یا غلط فہمی ہوئی ہے تو اس پر میں ان سے معذرت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔بڑی مہربانی۔پیر اشرف رسول صاحب! اب آپ بیٹھ جائیں کیونکہ بات ختم ہو گئی ہے۔کیا مطالبہ زر نمبر 18 پر مزید کوئی معزز ممبر بات کرنا چاہیں گے؟ کوئی نہیں۔جی، وزیر خزانہ صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبران حزب اختلاف نے اس کٹوتی کی تحریک پر بات کی ہے۔انہوں نے کٹوتی کی تحریک سے ہٹ کر بھی بہت سی باتیں کی ہیں۔ہمارے بہت ہی محترم و معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر نے کہا ہے کہ اس ایوان میں جو pre-budget discussion ہوئی وہ ایک cosmetic pre-budget discussion تھی اور یہ بجٹ اس کے مطابق نہیں بنایا گیا۔میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں پر pre-budget discussion کے لئے چار دن رکھے گئے تھے۔اس میں سے دو دن معزز ممبران حزب اختلاف نے بائیکاٹ فرمایا، دو دن انہوں نے اس میں participate کیا اور ان کی طرف سے بہت سی تجاویز آئیں۔اگر آپ اس بجٹ کو اُٹھا کو دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ اس مرتبہ SNEs کے لئے ایک huge amount رکھی گئی ہے کیونکہ تمام معزز ممبران کا یہ کہنا تھا کہ کالج، سکول اور ہسپتال بنے ہوئے ہیں مگر وہاں سٹاف نہیں ہے۔اس کے لئے non-development side پر ایک huge amount رکھی گئی ہے تاکہ ہم یہ بھرتیاں کر سکیں جبکہ پچھلے سالوں میں ایسا نہیں ہوتا تھا۔

جناب سپیکر! یہاں ایوان میں pre-budget discussion کے دوران معزز ممبران کی طرف سے point out کیا گیا کہ کچھ projects پچھلے کئی سالوں سے چل رہے ہیں لیکن پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکے۔ آپ ہمارا ترقیاتی بجٹ اُٹھا کر دیکھیں۔ اس مرتبہ ہم نے ongoing schemes کے لئے زیادہ funds مختص کئے ہیں جبکہ نئی سکیموں کے لئے کم funds رکھے گئے ہیں۔ یہ اس موجودہ بجٹ میں major تبدیلیاں ہیں۔ یہاں ایوان میں معزز ممبران کی طرف سے pre-budget discussion کے دوران جو تقاریر کی گئیں ان کی کاپیاں اسمبلی سیکرٹریٹ سے لی گئیں اور اس کے علاوہ میں نے خود بھی کچھ points note کئے ہوئے تھے۔ یہ تمام تقاریر اور points ہم نے محکمہ خزانہ اور محکمہ پی اینڈ ڈی کو دیئے اور پھر دونوں محکموں کو خاص طور پر ہدایت کی کہ ان کی روشنی میں بجٹ تیار کیا جائے۔

جناب سپیکر! یہاں ایک معزز ممبر حزب اختلاف کی طرف سے کہا گیا کہ اس بجٹ کو بنانے میں political leadership کا کوئی vision نہیں ہے۔ میں انتہائی معذرت کے ساتھ کہنا چاہوں گا کہ یہ بجٹ political leadership کا vision ہے۔ اس سال ہم نے جو بجٹ پیش کیا ہے اس میں اگلے چار سال کا vision دیا گیا ہے اور vision ہمیشہ political leadership دیتی ہے بیوروکریسی نہیں۔ بجٹ کی تیاری میں اس ایوان کے معزز ممبران نے pre-budget discussion میں حصہ لے کر اپنی inputs دیں۔ اس کے بعد ہماری Resource Mobilization Committee اور بجٹ بنانے کے لئے جو دوسری کمیٹیاں بنائی گئیں ان میں بھی اس ایوان کے معزز ممبران اور منسٹرز شامل تھے۔ ان سب کی مشاورت کے بعد ہم نے اس بجٹ کو تیار کیا۔ میں معزز ممبران کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ جب ہماری تمام کمیٹیوں اور بیوروکریسی نے بجٹ بنا لیا تو وزیراعلیٰ صاحب نے کم از کم سات یا آٹھ لمبی لمبی meetings کیں اور پھر ہمارے قائد کے vision کے مطابق اس بجٹ کو finalize کیا گیا۔

جناب سپیکر! میں آخری بات کرنے لگا ہوں۔ میں نے ان کے points لکھے تھے اس لئے سب کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اس بجٹ میں کوئی change نہیں ہے۔ میں پھر انتہائی معذرت سے کہوں گا کہ معزز ممبران حزب اختلاف یہاں پر بات کرتے ہیں اور پھر باہر چلے جاتے ہیں اور اگلے دن شاید اخبار بھی نہیں پڑھتے۔ آپ Finance Bill اُٹھا کر دیکھیں۔ اس دفعہ Finance Bill میں amendments کی گئی ہیں۔ جب Finance Bill پر ووٹنگ ہوئی تو ہم اس میں

amendmentsلے کر آئے۔اس طرح ان کی یہ بات بھی غلط ثابت ہو گئی کہ جب بجٹ پیش کر دیا جاتا ہے تو پھر اس میں کوئیamendmentنہیں کی جاتی۔

جناب سپیکر!اب میں کٹوتی کی تحریک کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ حکومت پنجاب اقتصادی و معاشرتی ترقی کے سلسلے میں مختلف سکیموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور معاشی رکاوٹ سے بچانے کے لئے مختلف خود مختار اداروں کو قرضے کی صورت میں مدد فراہم کرتی ہے جس کا بالواسطہ فائدہ پنجاب کی عوام کو پہنچتا ہے۔ان قرضہ جات کی واپسی کا شیڈول جاری کیا جاتا ہے اور واپس کردہ رقوم حکومت پنجاب کے محصولات کا حصہ بنتی ہیں۔

جناب سپیکر!حزب اختلاف کی طرف سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ ضمنی بجٹ برائے سال 2013-14میں مطالبہ زر نمبر18اورGrant No.43, PC-12043قرضہ جات برائے Municipalities and Autonomous Bodiesکی مد میں مختص کی گئی رقم 4۔ارب 28کروڑ75لاکھ29ہزار روپے کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔اس سلسلے میں گزارش ہے کہ حکومت پنجاب مختلف خود مختار ادارہ جات کو قرضہ کی مد میں رقم فراہم کرتی ہے جو کہ یہ ادارے ایک خاص مدت کے بعد حکومت پنجاب کو واپس کرنے کے پابند ہیں۔یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ تمام جاری کئے گئے قرضہ جاتTechnical Supplementary Budgetکی مد میں آتے ہیں جن کی گنجائش پہلے سے بجٹ میں موجود ہوتی ہے۔اس سلسلے میں رواں سال کل معاشی معاونت 9۔ارب 28کروڑ86لاکھ29ہزار روپے کی تھی جس میں5۔ارب،ایک کروڑ،ایک لاکھ روپے کی بچت کر کے کلTechnically Supplementary Budgetکا حجم کم کر کے4۔ارب28کروڑ75لاکھ 29ہزار روپے کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر میں چیدہ چیدہ قرضہ جات کی تفصیل بھی بتانا چاہوں گا کیونکہ یہاں صرف Municipalities and TMA'sکے حوالے سے بات کی گئی ہے۔یہ سب کچھ budget bookمیں دیا ہوا ہے مگر انہوں نے چونکہ بات کی ہے تو میں دوبارہ اس معزز ایوان کو بتانا چاہوں گا کہ فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی کو 38کروڑ10لاکھ روپے،پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی کو 5کروڑ18لاکھ22ہزار روپے،پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کو Self employment Schemeکے تحت ایک ارب،20کروڑ روپے،پنجاب لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کو 7کروڑ93لاکھ70ہزار روپے،پنجاب جرنلسٹ ہاؤسنگ سکیم کو40لاکھ روپے،

قائداعظم سولر پارک کمپنی کو5کروڑ روپے، پنجاب منرل کمپنی کو30کروڑ روپے اور پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ کمپنی کو 5۔ارب15کروڑ30لاکھ روپے دیئے گئے۔ معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے اس ایوان میں ان اداروں کے بارے میں کوئی بات نہیں کی گئی۔یہاں پر صرف Municipalities کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ میں جن خود مختار اداروں کا ذکر کر رہا ہوں ان میں سے صرف راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے لئے2۔ارب52کروڑ21لاکھ،ایک ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں تو یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ موجودہ ضمنی گرانٹ برائے سال14-2013 بابت مطالبہ زر گرانٹ۔43 کو صرف انتہائی اہم سکیموں کی مد میں مختلف کمپنیوں کو قرضہ کی صورت میں جاری کیا گیا ہے جو کہ قابل واپسی بھی ہے لہذا اس مد میں تحریک کے مطابق کٹوتی کئے جانے سے ان فلاحی سکیموں کے چلانے میں رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑے گا اور اس سے مفادِ عامہ کے نقصان کا خدشہ ہے لہذا معززایوان سے یہ التماس ہے کہ یہ تحریک کٹوتی مسترد کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔اب سوال یہ ہے کہ:

> "4۔ارب28کروڑ75لاکھ 29ہزار روپے کی ضمنی رقم بسلسلہ مطالبہ نمبر18 قرضہ جات برائے "میونسپلٹیز/ خود مختار ادارہ جات" وغیرہ کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

> "4۔ارب28کروڑ75لاکھ29ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/خود مختار ادارہ جات وغیرہ برداشت" کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر17 تعمیر آبپاشی۔جی، وزیر خزانہ صاحب!

مطالبہ زر نمبر

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 3 کروڑ ایک لاکھ 12 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 3 کروڑ ایک لاکھ 12 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک تقریباً 47 حضرات کی طرف سے ہے۔ میاں محمود الرشید صاحب!۔۔۔تشریف فرما نہیں ہیں تو اس پر کون بات کرے گا؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"ایک ارب 3 کروڑ ایک لاکھ 12 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 17 "تعمیرات آبپاشی" کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ارب 3 کروڑ ایک لاکھ 12 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 17 "تعمیرات آبپاشی" کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔"

MINISTER FOR IRRIGATION (Mian Yawar Zaman)**:** Mr Speaker! I Oppose.

جناب سپیکر: opposed جی، آپ بات کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جب پاکستان بنا اور اُس سے پہلے جب انڈو پاک تھا تب ہمارا آبپاشی کا جو نظام تھا جو انگریز نے بنایا تھا اُس وقت ہمارے پنجاب اور انڈیا کے پنجاب میں ایک جیسا نظام آبپاشی بنایا گیا تھا۔ ہم سالہا سال سے آبپاشی کے لئے بجٹ رکھتے آئے ہیں اور ہم کہتے تو ہیں کہ ہم بہت کچھ کر رہے ہیں مگر مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ اگر ہم efforts کر رہے ہیں اور پیسا بھی رکھ رہے ہیں تو وہ پیسا کہاں استعمال ہوتا ہے؟ ہمارا آبپاشی کا نظام آج اُس جگہ پر پہنچ چکا ہے کہ کاشتکار بد حال ہے، اُس کو سمجھ نہیں آ رہا کہ وہ کس طرح survive کرے۔ On the other hand آپ دیکھئے کہ انڈیا کا پنجاب bread basket بن چکا ہے وہ اس وقت پورے انڈیا کو food supply کر رہا ہے۔ ہمیں practically دیکھنا چاہئے کہ ہم کاشتکار کے لئے کیا کر رہے ہیں اور ابھی تک کیا کر چکے ہیں؟ small dams اس وقت ہماری ضرورت ہیں ہمیں چاہئے کہ ہم اُن چیزوں پر زور دیں جن سے ہمیں practically فائدہ ہو، نہ کہ صرف پیسا announce کر دیا جائے اور پھر اِدھر اُدھر لگا دیا جائے۔ بارانی علاقوں کا اس وقت survival اس میں ہے کہ وہاں پر small dams بنائے جائیں۔ جس طرح کہ میرا علاقہ جہلم ہے وہاں پر قدرت کی طرف سے کچھ ایسا نظام ہے کہ پہاڑوں سے پانی آتا ہے جیسے ٹِلہ رینج ہے جب یہ پانی نیچے آتا ہے تو اگر اس کو store کر لیا جائے تو اس سے small dams بن سکتے ہیں اور ہمارا یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ میں نے ہر forum پر یہ آواز اُٹھانے کی کوشش کی کہ خدارا ہمارے حال پر رحم کریں، ہمیں بھی وہ کچھ دے دیجئے کہ ہم بھی کم از کم دو وقت کا کھانا آرام سے کھا سکیں۔ ہماری یہ شدید ضرورت ہے کہ وہاں پر small dams بنائے جائیں، نہ کہ صرف پیسا announce کر کے ہمیں initiative دے دیا جائے کہ ہم یہ کرنے جا رہے ہیں، وہ کرنے جا رہے ہیں۔ پہلے بھی یہ بات ہوئی تھی اور میں نے اسی ایوان میں کھڑے ہو کر بات کی تھی کہ وہاں پر نالہ دھان ہے ہمارے لئے اُس کا مسئلہ سالہا سال سے چل رہا ہے اس سے وہ مسئلہ بھی solve ہو سکتا ہے۔ اگر اُس کے اوپر پُل بھی نہ بنا کر دیں کیونکہ پُل پر بہت زیادہ خرچہ آتا ہے تو اگر small dam بنا کر اُسی پانی کو store کر لیا جائے تو اس سے ایک تو کاشتکار کو سہولت ہو جائے گی اور دوسرا مون سون کے موسم میں ہمارا علاقہ damage ہوتا ہے تو اس مسئلہ سے بھی ہم بچ سکیں گے۔ ہمارے علاقہ میں canals کی بہت بُری حالت ہے لوگوں نے موگے توڑے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ٹیل پر پانی نہیں پہنچتا۔ بااثر لوگوں کو تو کوئی کچھ نہیں کہتا جبکہ چھوٹے کاشتکار کو جرمانے بھی کئے جاتے ہیں اور انہیں پکڑا بھی جاتا ہے۔ آپ کے توسط سے میں وزیر موصوف سے گزارش کروں

گی کہ اس معاملہ کو ذرا اس طرح لیں کہ کسی کو یہ شکایت نہ ہو کہ بااثر کو کوئی نہیں پوچھتا اور غریب کاشتکار کو پکڑ لیا جاتا ہے۔ Rain water کو store کرنا اس وقت ہماری شدید ضرورت ہے کیونکہ بارش زیادہ ہو جائے اُس سے بھی کاشتکار affected ہوتا ہے اور بارش کم ہو اُس سے بھی کاشتکار affected ہوتا ہے۔ جس طرح انڈیا نے جگہ جگہ dams بنا دیئے ہیں جس کی وجہ سے آج ہمارے دریاؤں میں پانی بھی کم ہو چکا ہے تو ہم rain water پر کیوں نہ اپنا سارا زور رکھیں؟ کیونکہ اب تو انڈیا نے ہمیں اپنی مرضی سے پانی دینا ہے اور اس وقت ہم پانی کی شدید قلت کا شکار ہیں۔ صنعتکاروں کو قرضہ دینے کے حوالے سے بہت آسان شرائط پر اور بہت جلد accommodate کر لیا جاتا ہے جبکہ ہمارا زمیندار طبقہ اگر قرضہ لینے جاتا ہے تو اُنہیں بہت سی شرائط پوری کرنا پڑتی ہیں اور تب تک اُن کی فصل کا ٹائم گزر جاتا ہے اور وہ بے چارے پھر اُسی طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہ جاتے ہیں۔ آپ کے توسط سے وزیر خزانہ سے میری گزارش ہے کہ ہمیں کاشتکاروں کے حوالے سے practical ہونا چاہئے۔ وزیر خزانہ ہمیں یہاں پر کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے پیسا رکھ دیا ہے اور ہم اُن کی بات پر یقین بھی کر لیتے ہیں لیکن پھر پتا نہیں چلتا کہ at the end of the day وہ پیسا کہاں جاتا ہے؟ آپ کے توسط سے میں یہاں پر گزارش کروں گی کہ کاشتکار کی حالت پر رحم کیا جائے اور ہمیں صرف بجٹ نہ دے دیئے جائیں بلکہ عملی طور پر بھی کچھ کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ بھچر صاحب! کیا آپ بھی اس پر بات کریں گے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سب بات کریں گے۔

جناب سپیکر: مجھے کیا اعتراض ہے۔ آپ خود ایک بجے دیکھیں گے کہ کدھر کام جا رہا ہے۔ (قہقہہ) جی، بھچر صاحب!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں مختصر بات کروں گا اور آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا لیکن جو بات ہو گی انشاء اللہ valid ہو گی کیونکہ کل ہمارے اوپر منسٹر صاحب نے کافی بات کی ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہمارے پاس valid information ہی نہیں ہے۔ اس کے لئے بھی آپ ایک criteria بنا لیں تو ہم حاضر ہیں کہ valid information کس کی ہے اور invalid کس کی ہے۔

جناب سپیکر! میں آبپاشی کے حوالے سے اتنی بات کروں گا کہ انگریز کے دور کا ہمارے پاس آبپاشی کا نظام ہے جو کہ 1930 کی دہائی میں شروع ہوا تھا اور اس کے بعد چند بڑی نہروں پر ہمارا گزارہ ہو رہا ہے۔ ان میں سے میانوالی میں پہلے خضر برانچ تھی اب اس کو مہاجر برانچ کہتے ہیں اور ایک کینال برانچ

آپ کے علاقہ فیصل آباد میں بھی ہے۔ آپ نے گریٹر تھل کا منصوبہ شروع کیا لیکن بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ پانچ چھ سال ہو گئے ہیں کہ اس کی remodeling کے لئے کوئی فنڈ اور کوئی پیسا نہیں رکھا گیا جس سے لیہ، میانوالی، خوشاب اور بھکر کے علاقہ جات سیراب ہونے ہیں۔

جناب سپیکر! اس وقت آبپاشی کا اتنا بُرا حال ہے کہ اس کو ہم تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ان میں پرانے زمانے کے موگہ جات ہیں، ٹربائن کے ذریعے آبپاشی ہو رہی ہے اور اپر پنجاب میں چھوٹی چھوٹی موٹرز بجلی پر لگی ہوئی ہیں۔ موجودہ گورنمنٹ چھ سال سے برسراقتدار ہے لیکن ابھی تک آبپاشی میں ایسا کوئی قابل ذکر کام نہیں ہوا جس پر ہم فخر کر سکیں۔ ہمارا صوبہ زرعی صوبہ ہے اور زراعت کے لئے بنیادی طور پر ہمیں پانی کی ضرورت ہے۔ اس وقت پانی کی یہ پوزیشن ہے اور میں نے کل بھی یہ عرض کیا تھا کہ ہماری تمام نہروں کے فرسٹ، سیکنڈ اور تھرڈ شیڈول بنائے گئے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ اب کپاس کا موسم ہے اور گنے کو اس موسم میں پانی کی کتنی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بعد چاول کا موسم آ رہا ہے۔ میں آپ سے اس سلسلہ میں اتنا عرض کروں گا کہ ہم چاہتے ہیں کہ اس میں پیسے زیادہ سے زیادہ رکھے جائیں لیکن ہم کٹوتی کی تحریک اس لئے پیش کرتے ہیں کہ ہمیں دکھ ہوتا ہے کہ اس رقم کو صحیح طریقہ سے خرچ نہیں کیا جاتا۔ آپ watercourses کو دیکھ لیں کہ پچھلی دفعہ جو پیسے رکھے گئے تھے وہ lapse ہوئے ہیں۔ انہوں نے زرعی ریسرچ کے لئے اربوں روپے رکھے لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ریسرچ پر صرف 73 کروڑ روپے خرچ ہوئے اور بقیہ lapse ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ کم از کم مقامی طور پر جو کاشتکار ہیں انہیں اعتماد میں لیا جائے۔ آپ کی نہریں تقریباً بند ہو چکی ہیں جو نہریں پورا پورا سال چلتی تھیں وہ اس وقت تھرڈ شیڈول میں آ چکی ہیں۔ میرے بھائی جو میانوالی سے تعلق رکھتے ہیں جن میں حکومتی بنچوں سے بھی ممبر ہیں وہ یہاں بیٹھے ہیں آپ ان سے حلفاً یہ بات پوچھ لیں کہ میانوالی میں ایک کروڑ 10 لاکھ روپے کی ابھی ادائیگی ہوئی ہے اور کپاس کا سارا سیزن lift irrigation system پر گزر چکا ہے۔ آپ کا اپنا علاقہ جہاں پر چھوٹی موٹرز لگی ہوئی ہیں اور لاہور کے ارد گرد جو پانی جا رہا ہے وہ سارا اِدھر کا فضلہ جا رہا ہے جو سبزیوں کو لگ رہا ہے۔ میں آبپاشی کے حوالے سے ایک ہی بات کروں گا کہ اگر آپ نے کوئی کارنامہ سرانجام دیا ہے تو تھل گریٹر کو بنایا ہے لیکن اس کی remodeling کے لئے کچھ رکھیں۔ اس کے علاوہ جب بھل صفائی ہوتی ہے تو اتنی زیادہ صفائی کر دی جاتی ہے کہ پانی موگوں کے نیچے کھڑا رہتا ہے اور پانی tail تک نہیں پہنچتا۔ اس بارے میں ہم کیا کہیں کہ موگوں کی outlet کے لئے آپ نے procedure

اتنا سخت کر دیا ہے کہ نہروں کی اجازت چیف منسٹر صاحب دیتے ہیں تو ایک عام آدمی ان تک کیسے پہنچ سکتا ہے۔ آپ خود زمیندار ہیں اور جانتے ہیں کہ کاشتکار کے لئے آبپاشی بہت ضروری ہے۔ آپ کو اس میں خصوصی اقدامات اٹھانے چاہئیں۔ یہ صوبہ پنجاب جو زرعی صوبہ ہے لیکن حالات یہ ہیں کہ زراعت کی طرف سے بہت بُرے نتائج آ رہے ہیں۔ میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ اس مد میں جو پیسے رکھے گئے ہیں، میں نے کل بھی ذکر کیا تھا کہ آپ ضمنی بجٹ میں زراعت کے لئے ہم سے پیسے مانگتے کہ یہاں زراعت میں اتنا کام ہوا ہے کہ مزید پیسوں کی ضرورت پڑی ہے لیکن ایک روپیہ بھی اضافی نہیں مانگا گیا۔ ہم کٹوتی کی تحریک اس لئے پیش کرتے ہیں کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ جو پیسا محکمہ کے لئے رکھا گیا ہے وہ صحیح طریقے سے خرچ نہیں ہو رہا جب تک on ground عملدرآمد نہیں ہوگا اس وقت تک یہاں جو کچھ بھی ہو گا وہ نشستن، گفتن اور برخاستن والی بات ہی ہو گا۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ کو مقامی طور پر کاشتکاروں کو آبپاشی کے حوالے سے اعتماد میں لینا چاہئے اور ہر جگہ پر ایسا ہونا چاہئے۔ یہ نہ دیکھیں کہ اس کا کس پارٹی سے تعلق ہے۔ اگر آپ کو اپنے ممبران اسمبلی پر اعتماد نہیں ہے تو کم از کم آپ کو کاشتکاروں کی ایک علیحدہ کمیٹی بنانی چاہئے۔ ہمارے منسٹر صاحب ایوان میں تشریف فرما ہیں تو میں آپ کے اور اس ایوان کے توسط سے گورنمنٹ کو warn کر رہا ہوں کہ اس وقت آبپاشی کا بُرا حال ہے اور آئندہ سال آپ کی کپاس اور گندم کی کاشت بے حد متاثر ہو گی۔ میں نے بس اتنا ہی وقت لینا تھا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے cut motion پر بات کرنی ہے تو کر لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! بعد میں وقت دے دیجئے گا۔

جناب سپیکر: آپ cut motions ختم ہونے کے بعد بات کر لیجئے گا۔ جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ آبپاشی اور زراعت لازم و ملزوم ہیں۔ آپ خود بھی کاشتکار ہیں اور سمجھتے ہیں کہ زراعت میں پانی اور آبپاشی کی کتنی اہمیت ہے۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order please, Order please.

آپ کے پاس گپ شپ کے لئے لابی موجود ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں دو تین اہم معاملات پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے ایک ارب تین کروڑ ایک لاکھ بارہ ہزار روپے کی زائد رقم خرچ کی ہے جسے یہ مانگ رہے ہیں۔ میرا تعلق بہاولپور سے ہے میں یہ عرض کروں گا کہ جنوبی پنجاب، بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان cash crop یعنی کپاس اسی علاقہ سے آتی ہے جو national development میں contribute کرتی ہے۔ میں آپ کی خدمت میں یہ بھی عرض کروں گا کہ وہاں کا جو چھوٹا کاشتکار ہے جس کے پاس پانچ، دس یا بارہ ایکڑ زمین ہے اور بدقسمتی سے اگر اس کی زمین tail پر آ گئی ہے تو محکمہ tail تک پانی پہنچانے میں بالکل ناکام ہے اور وہاں کے بڑے بڑے وڈیرے محکمہ کی ملی بھگت کے ساتھ موگوں کو توڑ لیتے ہیں۔ ان کی زمینیں سیراب ہو جاتی ہیں۔ اللہ کرے لیکن پتا نہیں کب یہ قاعدہ قانون میں تبدیلی کریں گے؟ ایوان میں یہ بات بھی آئی تھی کہ اس پر قانون سازی ہونی چاہئے کہ موگہ کوئی توڑتا ہے اور اس کے بعد پانی جہاں جہاں بھی جاتا ہے اور اس موگہ کی range کے اندر جتنے بھی زمیندار موجود ہوتے ہیں سب کو جرمانہ ٹُھک جاتا ہے۔ اس پانی کی اس کاشتکار کو ضرورت تھی یا نہیں لیکن پانی اس کی زمین میں گھس گیا چاہے اس کی فصل برباد ہو گئی لیکن اسے جرمانہ ادا کرنا ہے کہ اس موگہ پر اس کی زمین واقع ہے۔ یہ قانون سالہا سال سے چل رہا ہے۔ اس طرح غریب آدمی پِس جاتا ہے۔ ہمارے پاس کیس آتے ہیں کہ کاشتکار چیف انجینئر، سپرنٹنڈنگ انجینئر، ایکسیئن اور ایس ڈی او سب کے سامنے ماتھا مارتے ہیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ ہم کیا کریں یہ قانون سازی تو آپ نے کرنی ہے؟ اتفاق سے آج cut motions میں بات آ گئی ہے تو میں آپ کے توسط سے منسٹر موصوف سے گزارش کروں گا کہ کوئی time limit کر کے اس قانون سازی میں تبدیلی کے حوالے سے بات کریں۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت جو ہمارا نہری نظام ہے اس میں پانی کہاں سے آتا ہے؟ جتنے بھی دریا پانی لے کر آتے ہیں ان میں سے کوئی بھی دریا ایسا نہیں ہے جو پاکستان میں سے نکلتا ہو۔ اس کے sources کشمیر، افغانستان اور انڈیا کے اندر ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید ہی کوئی پاکستان کا شہری ایسا ہو گا جو اس سے آشنا نہ ہو کہ ہندوستان نے باقاعدہ آدھی دہشت گردی سالہا سال سے پانی کے حوالے سے شروع کی ہوئی ہے۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: آپ لوگ میری بات پر عمل نہیں فرماتے۔ مہربانی کریں اور خاموشی سے بات سنیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سالہا سال سے انہوں نے آبی دہشت گردی شروع کی ہوئی ہے اور ہمارے حصے کے دریاؤں پر ہمارے ہی اہلکاروں کی ملی بھگت سے کیونکہ وہ کیس کو صحیح طریقے سے

انٹرنیشنل اداروں میں plead نہیں کرتے جبکہ وہ ڈیم پر ڈیم بنا رہا ہے۔ماضی میں جماعت علی شاہ صاحب جو کہ پاکستان واٹر کونسل کے چیئرمین اور بیسویں سکیل کے آفیسر تھے لیکن جب یہ ملی بھگت آشکارہ ہوئی تو وہ ملک سے فرار ہو گئے۔اس کیس کا کیا بنا؟ کچھ پتا نہیں ہے۔ہمارے جو لوگ قوم سے غداری کرتے ہیں ان کی بھی پوچھ پریت کا کوئی سلسلہ بنانا چاہئے۔میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بھچر صاحب بھی اچھی اور خوبصورت بات دلیل کے ساتھ کر رہے تھے لیکن میں جناب احسن اقبال صاحب کو refer کرنا چاہتا ہوں جو اس وقت ہمارے ملک میں پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے وفاقی وزیر ہیں اور vision 20/20 ان کا ایک اچھا subject ہے جس پر وہ محنت کرتے ہیں، اچھی باتیں کرتے ہیں اور اچھی سوچ رکھتے ہیں۔دُور تک سوچنا حکمرانوں کی بنیادی ذمہ داری بھی ہے کہ پانچ یا دس سال بعد ہماری ضروریات کیا ہوں گی اور ہمیں کہاں پر کس چیز کی ضرورت ہے؟اس کو بالکل سوچنا چاہئے۔ماضی میں یہ سوچیں نہیں تھیں جس کا نتیجہ اس وقت ہم بدترین لوڈشیڈنگ کی شکل میں بھگت رہے ہیں۔مسئلہ یہی رہتا ہے کہ جو بھی حکمران آتا ہے وہ اپنی ناک سے آگے نہیں دیکھتا اور ڈنگ ٹپاؤ کرتا ہے کہ میں گزارہ کر لوں باقی آنے والے خود ہی معاملات کو بھگتتے رہیں گے۔اس وقت جس بدترین لوڈشیڈنگ کو ہم face کر رہے ہیں سابقہ جتنی بھی سیاسی حکومتیں یا فوجی آمریتیں تھیں وہ سب اس criminal negligence کی ذمہ دار ہیں۔میں احسن اقبال صاحب کی بات کر رہا تھا جو اس وقت فیڈرل منسٹر ہیں جن کی statement تمام اخبارات میں on record ہے۔میں نے "ڈان" اخبار میں ان کی statement پڑھی جو تین کالمی سرخی کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔اس میں لکھا تھا کہ جس طرح ہندوستان پاکستان کے حصے کے دریاؤں پر پانی کی ڈکیتی مار رہا ہے، سال 2025 میں پانی کا ایک قطرہ ہندوستان اور کشمیر سے پاکستان نہیں آئے گا بلکہ ہندوستان کی بدنیتی دیکھیں کہ جس سے دوستی کے لئے ہم ان کے پیچھے بھاگتے ہیں اس نے افغانستان کو دریائے کابل جو کہ دریائے سندھ کا source ہے اس کے بارے میں کہا ہے کہ آپ ہمیں ٹھیکہ دے دیں، ہم کابل یعنی افغانستان کے اندر اس پانی کو روکنے کے مختلف منصوبے عملی طور پر آپ کو کر کے دکھا دیں گے۔یہ ہماری طرف سے جو دوستی اور تجارت کی باتیں ہوتی ہیں اس کے جواب میں ہندوستان یہ بات کرتا ہے۔جو ہمارے حصے کے دریا ہیں اگر وہ ان کو براہ راست روک نہیں سکتا تو وہ اس میں tunnels بنا رہا ہے جو tunnels کے ذریعے سے پانی divert کرے گا۔جو سندھ طاس کا معاہدہ ہوا تھا اس وقت جو لوگ معاہدہ کرنے والے تھے وہ پتا نہیں کیا پی کر سوئے رہے اور انہوں نے اس معاہدہ میں اس بات کو شامل کروا دیا کہ آبپاشی کے علاوہ پانی کے استعمال میں کوئی ممانعت نہیں

ہو گی۔ میں نے سندھ طاس معاہدے کی ساری تفصیل پڑھی جو کہ اقوام متحدہ میں ہو رہا تھا۔ اس معاہدہ میں Arbitrator کے طور پر اقوام متحدہ کا نمائندہ بیٹھا تھا جب ہندوستان نے یہ شق شامل کروانے کی کوشش کی تو اس نمائندے نے پاکستان کے نمائندوں سے کہا کہ آپ لوگ سو تو نہیں رہے کیونکہ وہ یہ شق شامل کروا رہے ہیں تو کیا آپ کو قبول ہے؟ جس پر انہوں نے کہا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ آبپاشی کے لئے پانی تو نہیں روک سکیں گے اور اس کی کیا ضرورت ہے؟ بنیا تو بہت دُور کی سوچتا ہے اس نے یہ شق شامل کروالی جس کے نتیجے میں وہ کہتے ہیں کہ ہم بجلی بنانے کے لئے پانی روک رہے ہیں اور اس نے ڈیم بنائے ہیں۔ جب ہمیں پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ پانی روک لیتا ہے اور جب ہم کو ضرورت نہیں ہوتی تو وہ پانی چھوڑ دیتا ہے، اس حوالے سے یہ ایک لمبی تفصیل ہے۔ آپ بھی چونکہ کاشتکار ہیں آپ کو اچھی طرح یاد ہو گا جب چند اجلاس پہلے یہاں آبپاشی کے حوالے سے بات ہو رہی تھی تو میں نے کالا باغ ڈیم کا مسئلہ شدومد کے ساتھ اس ایوان میں اٹھایا تھا کہ یہ ایک technically feasible منصوبہ ہے۔ مجھے یاد ہے کہ جب یہ معاملہ میں نے اس ایوان میں پیش کیا اور میڈیا کے اندر آیا تو پاکستان انجینئرنگ کونسل کے پانچ سینئر ممبر جن کی پینتیس پینتیس سال سروس تھی، ان میں سے کوئی چیف انجینئر تھے اور کچھ اس طرح کے عہدوں سے ریٹائرڈ یافتہ تھے۔ وہ پانچ چھ بڑی بڑی کتابیں لے کر جماعت اسلامی کے ہیڈ کوارٹر منصورہ سے ٹائم لے کر آئے اور تین گھنٹے میرے ساتھ بیٹھے رہے۔ وہاں سارا منصوبہ discuss ہوا تو انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب یہ بالکل ایک ٹیکنیکل منصوبہ ہے، پاکستان کی زندگی اور موت کا مسئلہ ہے اور یہ storage dam ہے۔ جب یہ مکمل ہو گا تو اس کا additional فائدہ یہ ہو گا کہ ساڑھے تین ہزار میگاواٹ بجلی نیشنل گرڈ میں اضافی طور پر جائے گی۔ اس کے علاوہ انہوں نے بتایا کہ 2012 کا جو سروے ہے، جو ہمارا analysis ہے اور جو ہماری studies ہیں وہ یہ کہتی ہیں کہ پانی سے بجلی بنانے کے جتنے بھی منصوبے ہیں وہ روبہ عمل آئیں گے۔ 2012 میں ایک یونٹ بجلی 14 پیسے میں پڑتی ہے اب اگر 15-2014 ہو گیا ہے تو 20 پیسے ہو جائے گی۔ ہم بجلی دوسرے sources یعنی فرنس آئل، سولر انرجی سے بنا رہے ہیں اور کوئلے سے بنانا چاہتے ہیں جس کے نتیجے میں 28/28 روپے فی یونٹ بجلی قوم کو ملتی ہے۔ ان منصوبوں کے ذریعے سے پانی کے storage کا منصوبہ ہماری سیاست کی نذر کر دیا ہے۔ میرے ایک ساتھی ڈائریکٹر آئی بی کے عہدے پر جو بہاولپور کے اندر ہیڈ کوارٹر میں تعینات رہے ہیں، میں پچھلے سال اسلام آباد گیا اور ان کو معلوم تھا کہ میں آ رہا ہوں تو ہم دونوں مل بیٹھے۔ ہماری گفتگو کسی اور موضوع پر تھی لیکن درمیان میں کالا باغ ڈیم بھی آ گیا۔

ڈائریکٹر آئی بی نے بتایا کہ ہمارے ریکارڈ کے مطابق ہندوستان 18۔ارب روپے سالانہ میڈیا کے لوگوں اور ان علیحدگی پسندوں پر خرچ کرتا ہے جو سندھ، KPK یا بلوچستان میں بیٹھے ہیں۔ وہ کالا باغ ڈیم کی مخالفت ان کے ذریعے سے کرواتا ہے تاکہ یہ fuss یہاں پر پڑی رہے۔اب میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر کام کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ جب میں نے یہ بات پیش کی تھی اُس وقت آپ بھی اس پر convince ہوئے تھے اور آپ نے خود کہا تھا کہ یہ بات ٹھیک ہے بلکہ مجھ سے یہ بھی کہا کہ KPK کے اندر پی ٹی آئی کے ساتھ آپ کا alliance ہے۔ یہ بھی کہا کہ آپ میاں محمود الرشید صاحب کے ساتھ بات کریں، ہم بھی تیار ہوتے ہیں اور وزیر موصوف میاں یاور صاحب کو بھی آپ نے کمیٹی میں شامل کیا۔یہاں discussion میں بات ہوئی تھی کہ ہم کوئی حکومت کی چھتری نہیں لیں گے بلکہ ہم خود دردِ دل کے ساتھ نکلیں گے، اپنے خرچ پر تینوں صوبوں میں جائیں گے، وہاں بات کریں گے اور اس پر consensus پیدا کرنے کا آغاز کریں گے لیکن پتا نہیں کیوں آپ بھی اپنے ہتھیار پھینک کر بیٹھ گئے؟ میں از سر نو آپ سے درخواست کروں گا کیونکہ یہ پاکستان کی زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔اس کو بنانے کی بہت ضرورت ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں تو آپ کی کاوش کو appreciate کرتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔ سندھ میں سیلاب کے آنے سے جو تباہ کاری ہوتی ہے اس سے وہاں اربوں روپے کا نقصان ہو جاتا ہے لیکن وہ نقصان بھی اس ڈیم کے بنانے سے بچ سکتا ہے۔ شمس الملک جو واپڈا کے چیئرمین رہے ہیں ان کی اپنی زمین کالا باغ نوشہرہ میں ہے۔انہوں نے خود کہا کہ نوشہرہ کو اس سے کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن پھر بھی KPK کے جو لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں ان کی تسلی کے لئے آٹھ فٹ کی کنکریٹ کی ایک دیوار ڈالی تاکہ اگر پانی بھی پڑے تو وہاں نہ جائے۔ وہاں پانی جانے کی کوئی صورت ہی نہیں تھی لیکن ہم نے ڈیم نہیں بنایا۔ 2010 میں سیلاب آیا اور اللہ تعالیٰ نے دکھایا کہ اگر یہ ڈیم بن جاتا تو یہ رُک سکتا تھا۔ ڈیم نہیں بنایا گیا جس کے نتیجے میں نوشہرہ پانی میں ڈوب گیا اور لوگوں کی چھتوں سے پانی بہہ رہا تھا۔ میں اس لئے یہ درخواست کروں گا کہ آپ نے جو کمیٹی بنائی تھی اس کو از سر نو زندہ کریں۔ پنجاب کے اندر چولستان 66 لاکھ ایکڑ رقبے پر محیط ہے۔ یہ ایک تہذیبی علاقہ ہے جو پاکستان کے لئے لائیو سٹاک کا سب سے بڑا source ہے، یہاں سے رُوس کی ریاستوں تک جانور جاتے ہیں اور اس حوالے سے بہت زیادہ فوائد موجود ہیں۔ ماضی میں یہ علاقہ پورا lush green تھا لیکن پانی ختم ہو گیا اور دریا بند ہو گیا۔ 1990 سے 1993 کے دوران جب قائد ایوان غلام حیدر وائیں

مرحوم تھے تو بار بار میں یہاں پر اٹھتا تھا پھر انہوں نے زِچ ہو کر مجھے کہا کہ ڈاکٹر صاحب میں یہاں ایک کمیٹی بناتا ہوں جس میں چیف انجینئر، ایک ریٹائرڈ چیف انجینئر اور مجھے شامل کیا اور کہا کہ جہاں سے پانی ملتا ہے لے آؤ اور جو تم سفارش کرو گے میں اس کو منظور کر لوں گا۔ ہم نے چار پانچ سیشن کئے لیکن کہیں سے پانی نہیں نکلتا تھا پھر consensus کے ساتھ یہ رپورٹ بنی کہ کالا باغ ڈیم کو بنائیں گے، وہاں سے channels کے ذریعے پانی چولستان پہنچے گا اور یہ 66لاکھ ایکڑ رقبہ پاکستان کی زراعت اور معیشت کے اندر ایک ایسا انقلاب لے کر آئے گا جس کی مثال موجود نہیں ہے اور دو تین سالوں میں پاکستان کی economy boost ہو گی۔ گزارش یہ ہے کہ بات کو sum up کرتے ہوئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محکمے کو درست کرنے کی ضرورت ہے، قانون سازی کی ضرورت ہے اور ٹیل پر پانی پہنچانے کے حوالے سے معاملات کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ جب موگہ ٹوٹتا ہے تو تمام غریب کاشتکاروں کے گلے پر چُھری چلتی ہے لہذا اس کے لئے قانون سازی کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ انہوں نے جو PIDA بنایا ہے، ایک معاہدہ ہوا تھا اس کا ٹائم گزر گیا ہے اور ابھی PIDA نہیں بن سکا جس کے اوپر ایوان کے اندر discussion کرنے کی ضرورت ہے کہ اس کے کیا فائدے اور نقصانات ہیں؟ میری اس حوالے سے ذاتی study یہ ہے کہ اس PIDA بننے کے سسٹم کے اندر overall کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ بیرونی ایجنڈا ہے اس کو بھی wind up کرنے کی ضرورت ہے لیکن ظاہر ہے کہ اس کے اوپر قرضہ لیا ہے لہذا اس پر بھی ہمیں discussion کرنے اور اس کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔ میں دوبارہ آپ کے توسط سے on top یہ بات کہوں گا کہ خدا کے لئے initiative لیں۔ میں وزیر خزانہ کے توسط سے میاں محمد شہباز شریف سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کالا باغ ڈیم کے لئے آگے آئیں تو میں اس میں اُن کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہوں۔ میاں محمود الرشید صاحب نے اس دن اس کو ok کیا تھا لہذا ہم از سر نو نکلیں، consensus پیدا کریں کیونکہ یہ پاکستان کی بقاء کا منصوبہ ہے اور feasible ہے جس پر کروڑوں روپے لگ چکے ہیں۔ کالا باغ ڈیم کے لئے مشینری پہنچ گئی، گھر بن گئے اور infrastructure بن گیا لیکن سیاست کی وجہ سے رہ گیا تھا۔ خدا کے لئے ہم نئے سرے سے اس کو شروع کریں کیونکہ مجھے اللہ پر یقین ہے کہ ہم اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکیں گے۔ میں آخری بات آپ کی اجازت سے یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ساری مشکلات کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم اللہ کو بالفعل بھول جاتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ سب کچھ ہم کریں گے اور ہمارے کرنے سے ہو گا لیکن میں اس حوالے سے آپ کی خدمت میں قرآن کی یہ آیات یہاں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا
رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿١٠﴾ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿١١﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ
بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿١٢﴾

سو میں نے کہا معافی اپنے رب سے جو اس کائنات کا خالق ہے مالک ہے جتنی بھی نعمتیں اس دنیا کے اندر زمین کے نیچے، زمین پر یا زمین کی سطح کے اوپر موجود ہیں سب کو رب نے پیدا کیا ہے۔

وہ قرآن میں ہمیں متوجہ کرتا ہے کہ:

"فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ"

سو میں نے کہا معافی مانگو اپنے رب سے"

اللہ کے بندو کشکول لے کر آئی ایم ایف، ورلڈ بنک اور امریکہ کی طرف کدھر جاتے ہو، اللہ کہتا ہے کہ واپس آؤ میری طرف کیوں سُود کے نظام کو چلاتے ہو اور کیوں انگریزی قانون کو اپنے ملک کے اندر رواج دیتے ہو؟ میں نے تمہیں قرآن کے ذریعے ایک نظام دیا ہے اس کی طرف آؤ اور اپنی جو تم سے بھول چوک ہوئی ہے اس پر استغفار کرو۔

رب کہتا ہے کہ میں رحیم و کریم ذات ہوں۔

"اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا"

کہ میں تمہیں معاف کر دوں گا۔

"يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا"

یعنی میں آسمان سے رحمتوں کی بارشیں کروں گا"

تمہاری فصلیں ٹائم پر پک جائیں گی۔ پھر اللہ کہتا ہے کہ تمہیں مال چاہئے، بیٹے چاہئیں "وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ" کہ میں تمہیں مال بھی دوں گا میں تمہیں بیٹے بھی دوں گا"

"وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا"

"یعنی میں تمہارے لئے باغ پیدا کر دوں گا اور میں تمہارے لئے نہریں جاری کر دوں گا۔"

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ من حیث القوم حکمران اور قوم بھی ہم اللہ کی طرف رجوع کریں۔ میں نے کل کافی تفصیل کے ساتھ سُود کے حوالے سے بات کی تھی اور یہ سارا ایوان سُود کو حرام سمجھتا ہے لیکن مجھے افسوس ہوا ہے کہ وزیر خزانہ نے اپنی winding up speech کے اندر سُود کے بارے کوئی بات نہیں کی اور کوئی عندیہ نہیں دیا کہ ہم اس سُودی نظام کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ آئینی تقاضا ہے اور وفاقی شرعی عدالت کے full bench کا فیصلہ ہے۔ جب ہم اس طرح اللہ کے احکامات کی خلاف ورزیاں کرتے ہیں تو اللہ خوش نہیں ہوتا بلکہ وہ ناراض ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! تھوڑی دیر میں guillotine apply ہو جائے گی لہذا کسی اور کو بھی بولنے کا موقع دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں سب کو اسی بات پر متوجہ کرتا ہوں کہ اللہ کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے۔ جب ہم اللہ کی طرف رجوع کریں گے تو انشاء اللہ معاملات ٹھیک ہونے شروع ہو جائیں گے۔ اس نے تو بدر کے مقام پر ایک ہزار کے مقابلے میں فتح نصیب کی تھی۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رب تعالیٰ ہمیں اس کی طرف رجوع کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! ہم سب ان کی تائید کرتے ہیں کیونکہ سُودی نظام کا خاتمہ ہونا چاہئے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں۔ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔ ابھی آپ ٹھہریں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: ایک مختصر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: ابھی بات سنیں۔ آپ کیا کرتی ہیں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ایک منٹ بولنے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ ابھی آپ کے بولنے کا موقع نہیں ہے۔ جی، میں عارف عباسی صاحب کو floor دے رہا ہوں۔ آپ ان کو بولنے دیں۔

چودھری لیاقت علی خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔

چودھری لیاقت علی خان: جناب سپیکر! ہم سب کو پتا ہے کہ اسلام کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، ماشاء اللہ آپ کو بہت زیادہ پتا ہے اور مجھے بھی پتا ہے لیکن مجھے اتنا نہیں پتا جتنا آپ کو پتا ہے۔ انہوں نے ایسی کوئی غلط بات نہیں کی۔ مہربانی

چودھری لیاقت علی خان: جناب سپیکر! آپ نے ہی ان کو اتنا ٹائم دیا ہے۔

جناب سپیکر: ان کا cut motion پر ٹائم ہے اس پر وہ جتنا مرضی ٹائم لے سکتے ہیں اور میں ان پر پابندی نہیں لگا سکتا۔ ایک بجے تک چاہے ایک ممبر بات کریں یا سارے کریں اُن کی مرضی ہے۔ جی، عارف عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں cut motion پر بات کروں لیکن کل وزیر خزانہ نے اپوزیشن پر جو بے جا تنقید کی ہے کہ اپوزیشن نے کورم کی نشاندہی کی ہے تو میں یہ بات clear کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کل کی بات چھوڑیں۔ اس پر بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں cut motion پر ہی آرہا ہوں لیکن اپوزیشن پر بے جا تنقید کی گئی ہے جبکہ ہم نے انتہائی ایمانداری اور خلوص کے ساتھ اس ایوان کی efficiency کو برقرار رکھنے کے لئے کورم کی نشاندہی کی تھی۔

جناب سپیکر: جی، اب آپ اس cut motion پر ہی بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں cut motion پر ہی بات کر رہا ہوں کہ بجٹ جیسے موقع پر حکمران جماعت جس کی اس ایوان میں 92 فیصد اکثریت ہے اگر وہ کورم پورا نہیں رکھ سکتی تو کورم کب پورا ہوگا؟ ہماری طرف سے ان کی غیر سنجیدگی کی نشاندہی تھی کہ حکمران بجٹ پر کتنے سنجیدہ ہیں؟ یہاں پر کروڑوں اربوں روپے اور عوام کے پیسے کی بات ہو رہی ہے لیکن یہ پونے چار سو میں سے نوّے بندے ایوان میں پورے نہیں کر سکتے۔ اپنی نالائقیوں اور کمزوریوں کو چھپانے کے لئے بے جا اپوزیشن کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ اپوزیشن نے کل اپنا فرض ادا کیا ہے اور ہم آئندہ بھی یہ فرض ادا کرتے رہیں

گے۔ جہاں ہمیں حکمرانوں کی نالائقی اور کوتاہی نظر آئے گی ہم اس کو انشاء اللہ تعالیٰ اس طرح highlightکرتے رہیں گے۔

جناب سپیکر! میں آبپاشی کی cut motion پر آتا ہوں جس کے لئے انہوں نے ایک ارب 3کروڑ روپے مانگے ہیں۔ چونکہ میں خطہ پوٹھوہار سے تعلق رکھتا ہوں اس لئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے خطہ پوٹھوہار کے اپنے موسمی حالات ہیں وہاں کی زمینیں بھی فصل دینے کے قابل ہیں لیکن آج تک جتنی بھی پالیسیاں بنی ہیں وہ نہری علاقوں کی specific پالیسیاں بنی ہیں۔ ہمارا خطہ پوٹھوہار جو پہاڑوں پر مشتمل ہے جہاں پر شاید نہری نظام اتنا زیادہ مؤثر نہیں ہے اس کے اوپر کبھی بھی کوئی پالیسی نہیں بنائی گئی جس کی وجہ سے ہماری زمینیں روز بروز بنجر ہوتی جا رہی ہیں، پیداوار کم ہوتی جا رہی ہے اور زمیندار کی دلچسپی زمینداری سے ہٹتی جا رہی ہے جس کی بنیادی وجہ پانی کا نہ ہونا ہے۔ خطہ پوٹھوہار جو کہ جہلم سے شروع ہو کر اٹک تک جاتا ہے اس کی طرف انہوں نے کوئی دھیان نہیں دیا۔ انہوں نے جو ضمنی بجٹ رکھا ہے اس میں سے انہوں نے وہاں کتنا خرچ کیا ہے، کتنی سکیمیں بنائی ہیں، لوگوں کو کتنی تعلیم دی ہے اور کتنا ٹیکنالوجی کی طرف گئے ہیں؟ میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ہم بھی تختِ لاہور کا حصہ ہیں، ہم بھی تختِ لاہور کے تابع ہیں اور ہم خطہ پوٹھوہار کے رہنے والے بھی اس پنجاب کا حصہ ہیں لہٰذا خدا کے لئے ہماری طرف بھی توجہ دیں۔ ہمارے لوگوں کا بھی یہ دل کرتا ہے کہ ان کی زمینیں جو دن بدن بنجر ہوتی جا رہی ہیں وہ آباد ہوں۔ موسمی حالات بدلنے کی وجہ سے، بارشوں کی کمی کی وجہ سے اور چشموں کے خشک ہونے کی وجہ سے ہماری بہت ساری زمینیں بنجر ہوتی جا رہی ہیں۔ وزیر خزانہ سے کہوں گا کہ وہ جنوبی پنجاب اور وسطی پنجاب سے نکل کر شمالی پنجاب کے خطے پوٹھوہار کی طرف تھوڑی سی توجہ دیں کیونکہ ہمیں بھی آبپاشی کی ضرورت ہے اور ہماری زمینوں کو بھی پانی کی ضرورت ہے اس لئے جب یہ اربوں کھربوں روپے نمود و نمائش پر ضائع کر رہے ہیں تو ہم لوگ جو پہاڑوں میں رہتے ہیں اور جن کے پاس ان زمینوں کے علاوہ اتنے وسائل نہیں ہیں تو انہیں اتنی توجہ دی جائے کہ لوگ دوبارہ اپنی زمینوں کی طرف متوجہ ہو سکیں اور ہماری زمینیں صرف ڈی ایچ اے اور بحریہ نہ خریدے بلکہ ان زمینوں سے ہم اپنی خوراک پیدا کر سکیں۔ میری وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ یہ تنقید کی بجائے لوگوں کے حالات پر نظر رکھیں اور ہم خطہ پوٹھوہار کے لوگوں کے لئے بھی تخت لاہور جیسے اقدامات ہو سکیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب وزیر آبپاشی اس کا جواب دیں گے۔

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے تمام معزز ممبران کی تقاریر کو غور سے سنا ہے۔ انہوں نے اس کٹوتی کی تحریک کے متعلق محکمہ آبپاشی کے اوپر general discussion فرمائی ہے اور ضمنی گرانٹ پر انہوں نے کوئی بات نہیں کی۔ میں مناسب سمجھوں گا کہ جس دن آپ اس ایوان کے اندر محکمہ آبپاشی کے لئے general discussion رکھیں گے، میں ان کا جواب دے دوں گا۔ میں ضمنی گرانٹ اور اس کی وجوہات بیان کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! مالی سال 14-2013 میں محکمہ آبپاشی کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے ایک ارب تین کروڑ ایک لاکھ 12 ہزار روپے کی ضمنی گرانٹ مختص کی گئی جس کے تحت متعدد اہم ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد کیا گیا۔ دریاؤں اور برساتی نالوں کے سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچاؤ کے لئے 13 عدد منصوبہ جات جن کا تخمینہ لاگت 90 کروڑ 71 لاکھ 12 ہزار روپے ہے، پر عملدرآمد کیا گیا۔ ان منصوبہ جات کو تیار کرنے کے لئے فلڈ سیزن کے بعد پہلے دریا کا سروے کیا جاتا ہے اور پھر منصوبہ کا P.C.1 بنایا جاتا ہے چونکہ یہ تمام کام سالانہ ترقیاتی پروگرام سال ہذا میں منظور ہونے کے بعد ہوتا ہے لہذا ADP میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔ مزید برآں انتہائی اہم نوعیت کے کام انسانی جان و مال کے تحفظ کے لئے ہوتے ہیں ان کا اگلے فلڈ سیزن سے پہلے مکمل کروانا ضروری ہوتا ہے اس لئے ان منصوبہ جات پر ضمنی گرانٹ کے ذریعے عملدرآمد کیا جاتا ہے۔ یہ خطیر رقم دریاؤں کی ملحقہ آبادیوں، نہری نظام کے سیلابی پانی کی تباہ کاریوں سے بچانے کے لئے سیلابی نالوں کی صفائی، پشتوں کی مضبوطی و تعمیر اور بندوں کی مرمت کے لئے استعمال کی گئی ہے۔ موہڑہ شیر اڈیم کی تعمیر کا منصوبہ Central Development Working Party سے بروقت منظور نہ ہونے کی وجہ سے یہ ADP 2013-14 میں شامل نہ ہو سکا اور بعد میں یہ منصوبہ اس شرط پر منظور ہوا کہ land acquisition کے 123 ملین روپے حکومت پنجاب برداشت کرے گی لہذا زمینوں کے بڑھتے ہوئے rates کے خدشہ کے پیش نظر حکومت پنجاب نے یہ پیسے بطور ضمنی گرانٹ 14-2013 میں ادا کرنا بہتر سمجھا لہذا ان وجوہات کو مدنظر رکھتے ہوئے جناب سے التماس ہے کہ کٹوتی کی یہ تحریک مسترد کر کے گرانٹ منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ، اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ارب 3 کروڑ ایک لاکھ 12 ہزار روپے کی ضمنی رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 17 "تعمیرات آبپاشی" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 3 کروڑ ایک لاکھ 12 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے ادا کی جائے جو 30۔ جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب مطالبہ زر نمبر 6 جیل خانہ جات، سزا یافتگان کی بستیاں سے متعلق ہے تو وزیر خزانہ مطالبہ زر پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 19 کروڑ 60 لاکھ 66 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے ادا کی جائے جو 30۔ جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 19 کروڑ 60 لاکھ 66 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے ادا کی جائے جو 30۔ جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

مطالبہ زر نمبر 6 میں کٹوتی کی تحریک 47 معزز ممبران کی طرف سے آئی ہے۔ جی، تو کون پیش کرے گا؟

MS NABILA HAKIM ALI KHAN: Thank you, Mr Speaker! I move that:

"The total of Rs.196 million 66 thousand on account of Demand No.6 Jails and Convict Settlement be reduced to Rs.1."

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"19کروڑ 60لاکھ 66ہزار روپے کی ضمنی رقم بسلسلہ مطالبہ نمبر 6 "جیل خانہ جات وسزایافتگان" کی بستیاں کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

MINISTER FOR PRISONS (Mr Abdul Waheed Chaudhary): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، محترمہ! اسے oppose کیا گیا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ہم بجٹ پر بات کرتے ہیں اور اس کے بعد ضمنی بجٹ آ جاتا ہے اور اس پر بھی اعتراض نہ کریں اگر صحیح طور پر ادارے کام کر رہے ہوں۔ واقعی حقیقی معنوں میں ان اداروں کی درستی اور ان کی تربیت، اگر کوئی تربیتی ادارہ ہے تو وہاں حقیقی معنوں میں اگر تربیت ہو رہی ہو تو میرا خیال ہے کہ اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے جتنے ممبران ہیں، خاص طور پر اپوزیشن کی طرف سے کبھی اعتراض نہیں اٹھایا جا سکتا لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ یہ بات کرنی پڑتی ہے کہ ہمارے صوبہ پنجاب میں پنجاب کا وہ کون سا ادارہ ہے جسے ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ صحیح حالت میں چل رہا ہے؟ پنجاب کی جیلوں کی جو صورتحال ہے اور جو تماشا وہاں پر ہم آئے دن دیکھتے ہیں اور جس طرح سے وہاں پر قیدیوں کے ساتھ، ہم بات کرتے ہیں کہ ہماری سوسائٹی کا وہ حصہ جو بہت سے جرائم میں ملوث ہوتا ہے اور somehow کبھی کبھی بغیر کسی جرم کے بھی petty matters میں بھی انہیں جیل جانا پڑتا ہے۔ جب جیلوں میں وہ چلے جاتے ہیں تو جو سلوک ان کے ساتھ کیا جاتا ہے، یہاں تک کہ انہیں بھیڑوں اور بکریوں کی طرح باندھ دیا جاتا ہے۔ کسی بلڈنگ کی جو ایک capacity ہوتی ہے، ہم بجٹ دے رہے ہیں، کیا ہمارا یہ فرض نہیں بنتا کہ ہم اس چیز کو چیک کریں کہ کیا ان کے وہاں پر رہنے کے انتظامات صحیح طور پر کئے گئے ہیں، کیا ان کی انسانی ضروریات پوری ہو رہی ہیں اور کیا ان کے fundamental rights انہیں مل رہے ہیں کیونکہ آخر وہ بھی انسان ہیں اور اس چیز سے کوئی بھی انکار

نہیں کر سکتا، میں ذکر کروں گی کہ پنجاب میں 33ہزار قیدی ہیں اور میں اس کی مثال اس طرح دے سکتی ہوں کہ ساہیوال سنٹرل جیل میں1500یا2000قیدیوں کیcapacityہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ میری بات سنیں۔آپ سب کے پاس دس منٹ ہیں اس میں آپ چاہے اکیلے بول لیں یا کسی اور کو بولنے دیں کیونکہ ایک بجے سے پہلے منسٹر صاحب نےwind upبھی کرنا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر!آفیشل ٹائم تو ایک بجے تک ہی ہے ناں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! ساہیوال جیل کی میں ایک مثال اس طرح سے دے رہی ہوں کہ ساہیوال میں پندرہ سو دو ہزار کیcapacityمیں قیدیوں کی ہمیشہ 4ہزار سے اوپر تعداد رہی ہے کیونکہ مجھے بارہا وہاں پرvisitکرنے کا موقع ملا ہے۔ جس طرح سے قیدیوں کو وہاں پر بند کیا جاتا ہے۔ایسا سلوک جانوروں کے ساتھ بھی نہیں ہوتا۔اگر ہم بات کریں کہ ادارے میں اُن کو تربیت دے رہے ہیں تو کس قسم کی تربیت دے رہے ہیں؟جو لوگ جیلوں میں جاتے ہیں وہ شاید باہر اُس طرح کے کسی جرم میں ملوث نہیں ہوتے لیکن جب وہ جیل میں جاتے ہیں اور جب جیل سے باہر آتے ہیں تو وہاں پر اُن کو جو چیزیں سیکھنے کو ملتی ہیں، شاید باہر رہ کر وہ چیزیں نہیں سیکھ سکتے اور وہ بعد میں اُس سے بڑے جرائم کرنا شروع کر دیتے ہیں۔اُس کی کیا وجہ ہے؟میں سمجھتی ہوں اُس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہاں کوئی میکنیزم نہیں ہے اورcheck and balanceکا کوئیsystemنہیں ہے۔ جس طرح سےwardenاُن کو اندر منشیات مہیا کرتے ہیں اور جس طرح سےdrugsاُن کو اندرavailableہوتی ہیں وہ باہر زیادہ مشکل ہوتیں ہیں۔اگر ان ساری چیزوں کی روک تھام ہم نہیں کر سکتے تو پھر بھی بجٹ اور ضمنی بجٹ ہم سارا کچھ کر رہے ہیں لیکن کیا یہ ہمارا فرض نہیں ہے کہ ہم دیکھیں کہ کیا جن مقاصد کے لئے یہ سارا خرچ کر رہے ہیں ہماری عوام کی خون پسینے کی کمائی سے جوrevenueاکٹھا ہوتا ہے وہ کہاں استعمال ہو رہا ہے؟میں ایکjuvenile systemکی بات کروں گیjuvenile justice system ordinanceکی ہمیشہviolationہوتی رہی ہےconvictsکی بات کرتے ہوئے میں یہ سب باتیں کر رہی ہوں کہpetty mattersکے جوconvictsہیں اُن کے ساتھ جس طرح کا وہاں پر سلوک کیا جاتا ہے اور یہordinanceجاری ہوا اس کے بعد اُس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا اُور ان کو اُسی طرح سے جوseriousنوعیت کے جرائم میں ملوث لوگ ہوتے ہیں اُنہی کے ساتھ اُن کو بھی بند کر دیا جاتا ہے حالانکہjuvenilesکے لئے الگ سے اُن کی تربیت کے لئے اور جو وہاں پرpetty mattersمیں

جاتے ہیں جس طرح سے اُن کو سزائیں دی جارہی ہیں اور جو سلوک جیل میں اُن لوگوں کے ساتھ کیا جارہاہے وہ بھی انتہائی افسوسناک ہے۔ ساہیوال میں ایک جیل انتہائی سکیورٹی جیل ہے جو دہشت گردوں کے لئے بنائی جاتی ہے کچھ عرصہ پہلے وہاں پر اُس کی تعمیر ہوئی جس پر اربوں روپیہ خرچ کیا گیا۔ اُس پر بہت protest ہوا میں سمجھتی ہوں کہ یہ حکومت کی mismanagement ہے کہ ایک آبادی کے اندر شہر کے وسط میں جہاں پر شاپنگ مال ہیں، جہاں پر یونیورسٹی ہے، جہاں پر کالج ہیں اور اُس کو کالج stop کہا جاتا ہے وہاں پر ایک انتہائی سکیورٹی کی دہشتگردوں کی جیل بنادی گئی ہے۔ اُس پر protest کے باوجود کچھ نہیں ہوا حکومت نے اُس پر بے دریغ پیسا خرچ کیا جی، ہم بڑا کام کرنے جارہے ہیں بغیر یہ چیز visit کئے ہوئے کہ کیا وہ وہاں پر feasible ہے؟ کیا اُس جگہ پر جیل کو ہونا چاہئے اور وہ بن گئی اُس پر لگنے والا پیسا جو لگا تھا وہ تو ضائع ہوا ہی ہے۔ اب ضمنی بجٹ میں صفحہ نمبر 69 پر پھر رقم جو اُس جیل کو دی جارہی ہے جبکہ کچھ عرصہ پہلے وزیراعلیٰ وہاں visit پر گئے ہیں کسی واقعہ کے سلسلے میں انہوں نے وہاں visit کرنا تھا تو وہاں اُن کے سامنے کسی نے یہ بات رکھی تو انہوں نے کہا کہ اس جیل کو یہاں پر نہیں ہونا چاہئے اور اس کو سنٹرل جیل کا حصہ ہی سمجھا جائے۔ یہ بات میرے علم میں کچھ دن پہلے آئی اور اس کے بعد اب پھر ضمنی بجٹ میں اُس پر پیسے خرچ کئے جارہے ہیں، یہ اس طرح کی mismanagement کیا مذاق ہے؟ میں سمجھتی ہوں یہ حکومت کی نالائقی ہے، منسٹر جیل یہاں پر موجود ہیں میں سمجھتی ہوں کہ اس طرح کی چیزیں ہم اچھا کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ کیا اچھا کرنے کے لئے کوئی میکینزم نہیں ہوتا اور اُس کو وہاں پر جاکر چیک نہیں کرنا چاہئے؟ یہ ضروری ہے کہ ایک بندے نے کہہ دیا وہ اس ایوان کا ممبر ہے اور ہم نے اُس کو نوازنا ہے، چاہے جیسے بھی نوازیں ہمیں نہیں پتا وہاں پر کیا صورتحال ہے؟ ہم وہاں پر ایک بڑی رقم خرچ کر دیتے ہیں اور بعد میں احساس ہوتا ہے اور ہم order پاس کرتے ہیں کہ اس کو وہاں نہیں ہونا چاہئے۔ اُس کے باوجود ضمنی بجٹ میں اُس پر پیسے خرچ کئے جارہے ہیں۔ جیلوں کی حالت اتنی بُری ہے کہ اگر ہم بات کریں کہ جو convicts ہیں اُن کو جو کھانا دیا جاتا ہے اُس سے بہتر تو چارہ ہے جو جانور کھاتے ہیں۔ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ جب کوئی dignitary وہاں visit پر جاتا ہے تو اس کو بڑے اچھے طریقے سے وہاں protocol کے ساتھ لے جایا جاتا ہے، اُس کو سب اچھا کی مثالیں دی جاتی ہیں اور weight کر کے تنور کی روٹی کھلائی جاتی ہے دیکھیں جی اصل گندم کی روٹی ہے اور جو بعد میں وہاں کے حالات ہوتے ہیں اور ہمیں وہاں اندر سے جس طرح کی شکایات سننے کو ملتی ہیں کیونکہ مجھے اس کا experience بھی ہے کہ میرے پاس وہاں سے بہت ساری complaints آتی رہی

ہیں اور وہاں پر جو قیدی ہیں وہ خود تحریر کر کے بھیجتے تھے کہ ہمیں پورے دن میں ایک وقت کا کھانا ملتا ہے۔ ہم یہاں بغیر کچھ دیکھے کسی چیز کا check and balance رکھے ہوئے پنجاب کے شہنشاہ بنے بیٹھے احکامات صادر کرتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ جہاں پر اس طرح کی چیزیں ہوں وہاں پر ہمیں اس طرح بجٹ کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ یہ ہمارے عوام کی امانت ہے اور امانت میں خیانت کا جرم اس پر لاگو ہونا چاہئے اس لئے میری یہ تحریک ہے کہ یہ جو رقم ہے اس کو کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ان کی طرف سے چار منٹ رہتے ہیں چار منٹ میں جو بولنا چاہے وہ بول لے۔ جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں بھی آج محکمہ جیل کے بارے میں ہی بات کرنا چاہتی ہوں اس پورے سیشن میں، میں نے ہر تقریر میں ایک شعر پڑھا ہے تو اس روایت کو برقرار رکھتے ہوئے ایک شعر پڑھنا چاہتی ہوں۔

خوش فہمیوں کے سلسلے اتنے دراز ہیں
ہر اینٹ سوچتی ہے کہ دیوار مجھ سے ہے

تو ہمارے حالات کچھ ایسے ہی ہیں۔ جیل کے حالات پر میں بات کرنا چاہتی ہوں جیلیں اُن جرائم پیشہ لوگوں کے لئے بنائی جاتی ہیں جو اس معاشرے میں بد امنی پھیلانے کا باعث بنتے ہیں۔ جیل کا concept پوری دنیا میں اصلاح کا ہے۔ ایک آدمی جو عادی مجرم ہے یا کسی حالات کی وجہ سے مجرم بنا اُس سے کوئی جرم ہو گیا ہے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو تو وہ ایسی جگہ بھیجا جاتا ہے کہ جہاں اُس کو معاشرے سے isolate کر کے ایک ایسا فرد بنانے میں اُس کی مدد کی جائے کہ وہ واپس جا کر اُس معاشرے کا ایک فعال رکن بن سکے اور ایک فعال حصہ بن سکے لیکن ہمارے ساتھ المیہ یہ ہے جو ہم نے کہا کہ یہ بجٹ ضائع کرنے والی بات ہے اس بجٹ کو نہ بڑھایا جائے کیونکہ پاکستان میں جیلوں کا system مزید بد تر سے بد ترین ہوتا جا رہا ہے۔ جو چھوٹے مجرم جیل جاتے ہیں وہ وہاں سے بڑے مجرم بن کر نکلتے ہیں کیونکہ ہمارے ہاں جوڈیشل سسٹم اتنا اچھا نہیں ہے۔ ہمارے معاشرے میں انصاف قائم نہیں ہے۔ ہمارے تھانے کچہریوں میں جو میکنیزم ہے اُس میں پیسا لگتا ہے، کرپشن ہے جس کی وجہ سے کئی مظلوم لوگ بھی جیلوں میں بند ہو جاتے ہیں لیکن جو مظلوم جاتا ہے، جب وہ وہاں سے نکلتا ہے تو مظلوم نہیں رہتا بلکہ وہ مولا جٹ بن کر نکلتا ہے۔ ہمارا المیہ ہے ہم نے جیلوں میں کیسے اصلاح لانی ہے؟ میں جیل کے اندر کے حالات بھی بتا دوں ہم انہیں ایک فعال شہری بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم اُن کی mental

mental healthکو دیکھیں کیونکہ جرائم کئی قسم کے ہوتے ہیں کئی جرائم صرف اور صرف mental health سے relatedہوتے ہیں۔ ایک انسان کے اندر revengeہوتا ہے وہ revenge سوسائٹی سے لینا چاہتا ہے تو دنیا میں خاص طور پر چھوٹے بچے پکڑے جاتے ہیں ان کے لئے community servicesدی جاتی ہیں۔ان کا medicallyاور mentally treatmentہوتا ہے اور ان کو بجائے جیلوں میں رکھنے کے drugs دے کر صحیح کیا جاتا ہے۔ اسی جیل میں دہشت گرد رہا ہے، وہیں serial killerہے، وہیں ایک معمولی جیب کترا ہے، وہیں معمولی چوری کرنے والا ہے اور بے گناہ بھی ہے۔ کسی شخص نے پیسا لگایا اور اس کو جیل میں ڈلوادیا کیونکہ یہاں یہی چلتا ہے۔ ہمارے یہاں سسٹم کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔ جیلیں ایسی جگہیں نہیں ہیں جہاں لوگوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح بھر دیا جائے۔ میں آپ کو جیلوں کا آنکھوں دیکھا حال بتا سکتی ہوں کیونکہ میں نے کئی جیلیں visitکی ہیں اور میں بتا سکتی ہوں کہ جیلوں کے اندر کی زندگی اور حالات کیسے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ ایک جیل میں ایک کھلا toilet تھا جس میں کوئی پردہ اور چار دیواری نہیں تھی۔ وہاں گندے پانی کی بالٹی تھی اس کو سب لوگ استعمال کر رہے تھے۔ اس پانی کو انہوں نے toilet کے لئے بھی استعمال کرنا ہے، وہیں سے پانی پینا ہے، وہیں سے نہانا اور کپڑے دھونے ہیں۔ آپ imagineکریں کہ جو شخص ان حالات میں سے گزر کر آئے گا کیا وہ اچھا شہری بنے گا اور کیا وہ معاشرے میں آکر فعال کردار ادا کرے گا؟ جیلوں میں خواتین کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے، چھوٹے بچوں کے ساتھ بدکاری ہوتی ہے۔ یہ حقائق ہیں جو بہت بھیانک ہیں۔ ہمیں کہتے ہوئے شرم آتی ہے لیکن یہ ground realities ہیں۔ ایک معصوم بچہ جو روٹی چراتا پکڑا جاتا ہے اس کو آپ جیل میں دھکیل دیتے ہیں۔ ایک بچے نے پلاسٹک کا فون چرایا اس کو تھپڑ مارا اور جیل میں ڈال دیا۔ اس بچے کو ان criminal کے ساتھ ڈال دیا۔ جب وہ جیل سے نکلے گا تو پھر کیا بن کر نکلے گا؟ وہ کہے گا کہ اچھا، میرے ساتھ یہ ظلم ہوا ہے میں اس ظلم کا بدلہ اس معاشرے سے لوں گا۔ ہم نے وہاں ایسا کوئی mechanism نہیں بنایا۔ بچوں کو کہیں بھی ایسے crimes کے لئے جیلوں میں نہیں ڈالا جاتا بلکہ ان بچوں کو community service دی جاتی ہے، fines ہوتے ہیں، ان کو health medicalچاہئے ہوتی ہے، ایسی drugsہوتی ہیں جس سے ان کا mental level ٹھیک کیا جاتا ہے اور ان کی counselingکی جاتی ہے۔ وہاں اس طرح کا سسٹم ہوتا ہے۔ جو اچھی تہذیب یافتہ قومیں ہوتی ہیں وہ جیلوں کو اس لئے استعمال کرتی ہیں کہ جب وہاں ایک مجرم جیل سے باہر نکلتا ہے تو وہ ایک فعال شہری ہوتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی جیلوں کو فائدہ مند بنائیں۔ جیل ہمارا کوئی

ٹارچر سیل نہیں ہے۔ وہاں لوگوں سے بہت بدسلوکی کی جاتی ہے۔ میں نے خود ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ ایک قتل کا مجرم وہاں گیا، اس نے پیسے دیئے اور اس کے لئے ہر weekend پر آلو گوشت بن کر جاتا تھا۔ وہاں پر قتل کے مجرم ایسے رہ رہے تھے جیسے picnic منانے آئے ہوئے ہیں۔ آپ وہاں پر پولیس کو پیسے دے کر facilities حاصل کر لیں، موبائل فون حاصل کر لیں، drugs حاصل کر لیں یہاں تک کہ آپ اسلحہ حاصل کر لیں۔ وہاں پر غنڈہ گردی کا راج ہوتا ہے۔ ہم بجٹ کی بات کر رہے ہیں، بجٹ ضرور بڑھائیں اور بجٹ ضرور رکھیں لیکن یہ بھی دیکھیں کہ ہم کر کیا رہے ہیں، ہم نے ان کو کیسی زندگی دینی ہے؟ ہم نے ان کو انسان بنانا ہے۔ ایک ایسی category ہونی چاہئے جو بالکل الگ ہو وہاں پر صرف دہشت گرد اور قاتل ہوں۔ دہشتگردوں، قاتلوں کی بیرک الگ ہونی چاہئے اور جو معمولی جرم کے مرتکب ہوتے ہیں ان کے لئے الگ بیرک ہونی چاہئیں۔ وہاں ان کی اصلاح کے لئے، تعلیم کے لئے اور شعور کے لئے کام ہو۔ انہیں اسلام کی وہ تعلیم دیں جو پیار محبت اور سکون کا باعث ہو۔ انہیں بتائیں کہ گناہ اور ثواب کیا ہوتا ہے، انہیں بتائیں کہ ہم نے اللہ کو بھی جواب دینا ہے اور دنیا میں بھی جواب دینا ہے۔ اگر ہم نے بجٹ رکھنا ہے تو پھر سسٹم کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم بات کر رہے ہیں ضمنی بجٹ کی تو یہ دیکھیں کہ ہم نے ان کا استعمال کیسے کرنا ہے؟ اگر ان کا استعمال بہتر ہوتا ہے اور اس سے اچھے نتائج حاصل کر سکتے ہیں تو یہ بہترین کام ہے اور ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اگر اس کا نتیجہ کچھ نہیں ہے تو پھر ہم اس سے کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ ہم جیلوں میں جو کھیپ بھیجتے ہیں جب وہ کھیپ وہاں سے نکلتی ہے تو اس سے بدتر بن کر نکلتی ہے اس لئے اس رقم کو کم کر کے ایک روپیہ کر دینا چاہئے۔ شکریہ (نعرے ہائے تحسین)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے اس کو ٹھیک ایک بجے سے پہلے پہلے مکمل کرنا ہے اور کسی کی دل آزاری کرنے کی کوشش نہیں کرنی یہ میں آپ کو بتا دوں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں جواب تو صحیح دوں گا، دل آزاری والی بات نہیں ہے، میں حکیم نہیں ہوں کہ میں نے ان کو گلوکوز دینا ہے بلکہ میں حقائق پر بات کروں گا۔

جناب سپیکر: ایسے الفاظ استعمال نہ کئے جائیں۔ آپ مہربانی کریں، آپ ایک wise آدمی ہیں اور آپ اس اسمبلی کے ممبر for the first time نہیں ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! سب معزز ممبران کے علم میں ہے کہ ملک میں دہشت گردی کی کئی سالوں سے لہر جاری ہے۔ امن وامان کی خراب صورتحال کے پیش نظر پنجاب میں خاص طور پر ساہیوال میں high security prison بنائی گئی ہے جس کے اخراجات کے لئے ہم نے بجٹ کی request کی ہے۔ میں اپنی معزز بہنوں سے گزارش کروں گا کہ جو انہوں نے figures پیش کئے ہیں انتہائی افسوس کی بات ہے کہ وہ KPK کی جیلوں کی بات کر رہی ہیں جب کہ پنجاب کی جیلوں میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میری ایک بہن نے کہا کہ جیلوں میں 33 ہزار قیدی ہیں۔ افسوس کی بات ہے کہ وہ 33 ہزار نہیں بلکہ 50 ہزار سے بھی زیادہ ہیں۔ یہاں کھانے کے بارے میں بھی کہا گیا ہے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پورے پاکستان کی جیلوں میں بہترین اور سستا کھانا پنجاب کی جیلوں میں ملتا ہے۔ اگر میری بہن کو یقین نہ ہو تو وہ وہاں جا کر کھانا کھا کر دیکھ سکتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ کروں گا کہ میری بہنوں نے کہا کہ وہاں قیدیوں کو جانوروں کی طرح باندھا جاتا ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے بلکہ پنجاب کی جیلوں میں الحمدللہ چیف منسٹر کے vision اور ان کے حکم کے مطابق ایسے اقدامات کئے ہیں جو پورے پاکستان کے کسی صوبے میں بھی نہیں کئے گئے۔ میرے اپوزیشن ممبران یہ چاہتے ہیں کہ پنجاب کی جیلوں کا وہی حشر ہو جو KPK میں ہوا ہے۔ وہیں طالبان اسلحہ لے کر آئے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ صرف اپنی بات کریں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں یہ گزارش ضرور کرنا چاہوں گا کہ پنجاب کی جیلوں میں الحمدللہ ایک ہفتے میں سات مرتبہ چکن دیا جاتا ہے۔ رمضان المبارک کے حوالے سے معزز ممبران کو بتانا چاہوں گا کہ ایک prisoner کی خواہش پر افطاری میں شربت اور سحری میں چائے کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ تمام جیلوں میں ensure کیا گیا کہ ہر بیرک میں نماز تراویح اور تلاوت کا خصوصی اہتمام کیا جائے۔ اس موجودہ صورتحال کے پیش نظر جیل کی فورس کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے ان کو جدید اسلحہ مہیا کرنا بہت ضروری ہے۔ یہ ڈیمانڈ اس لئے کی گئی ہے تاکہ خدانخواستہ ایسے حالات میں جیل کی فورس حالات کنٹرول کر سکے۔ ہم جیل کی فورس کو آرمی سے ٹریننگ دلوا رہے ہیں۔ ہم جیل کی دو سو فورس کو ٹریننگ دلوا چکے ہیں۔ یہ سارا پیسا جدید اسلحہ کے لئے ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم پنجاب کی چودہ جیلوں میں jammer نصب کرنے جا رہے ہیں۔ الحمدللہ جب ٹینڈر دیئے گئے تو انٹرنیشنل فرموں نے 2۔ارب روپے کے ٹینڈر دیئے لیکن LRPC ہماری دفاعی

پیداوار کا ایک ذیلی ادارہ ہے اس سے ہم صرف 33 کروڑ روپے سے چودہ jammer لگوانے جا رہے ہیں۔ میں اپنے اپوزیشن بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ جیسے میں نے پنجاب کی جیلوں میں PCO لگوائے ہیں آپ KPK میں بھی لگوانے کے لئے اس سنت پر ضرور عمل کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم ملتان، فیصل آباد، راولپنڈی اور لاہور میں within two months family rooms بنا رہے ہیں جن میں قیدی اپنی فیملی کے ساتھ تین دن تک رہ سکتے ہیں۔ جو قیدی غریب تھے چالیس ملین روپے ان کے لئے رکھے گئے ہیں۔ وہ غریب قیدی جو سزا تو پوری کر چکے ہیں لیکن غربت کی وجہ سے وہ اپنی دیت کا جرمانہ ادا نہیں کر سکتے تو چیف منسٹر کی مہربانی سے تقریباً ڈیڑھ سو قیدیوں کو پچھلے سال رہا کیا گیا ہے۔ ان کے لئے اس دفعہ ہم نے چالیس ملین روپے رکھے ہیں۔ (شور وغل)

MR SPEAKER: Order in the House, order in the House.

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں اپنی بہنوں کو بتانا چاہوں گا کہ دنیاوی تعلیم کے لئے وہاں میٹرک، ایف اے، بی اے کے مراکز بھی ہیں وہاں قیدی امتحان پاس کرتے ہیں۔ پاکستان کی ہسٹری میں پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ وزیر اعلیٰ کے وژن کے مطابق میں نے TEVTA سے مل کر قیدیوں کو ٹیکنیکل ٹریننگ شروع کروائی ہے۔ نو سو قیدی TEVTA سے چار قسم کے کورس کر رہے ہیں۔ اللہ ان کو جلدی باہر لے آئے، وہ جیلوں سے باہر آ کر باعزت طریقے سے اپنی روزی روٹی کما سکیں گے۔ چیف منسٹر کا vision ہے کہ جیلوں کو اصلاح کا گھر بنایا جائے تو موجودہ صورتحال کے تناظر میں، موجودہ امن وامان کی خراب صورتحال کے تناظر میں اپنی فورس کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے، ان کو facilitate کرنے کے لئے میں آپ سے اور پورے ایوان سے گزارش کروں گا کہ یہ جو بجٹ رکھا گیا ہے اس کو پاس کیا جائے اور جاری کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"19 کروڑ 60 لاکھ 66 ہزار روپے کی ضمنی رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 6 "جیل خانہ جات و سزایافتگان کی بستیاں" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نہ منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 19 کروڑ 60 لاکھ 66 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2014 کو ختم ہونے والے

مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: قاعدہ نمبر 144 سب قاعدہ 4 کے تحت guillotine کا اطلاق جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا کہ ضمنی مطالبات زر پر cut motions کے ذریعے کارروائی 1:00 بجے تک جاری رہے گی اور باقی ماندہ مطالبات زر پر کارروائی قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 144 سب قاعدہ 4 کے تحت guillotine کے اطلاق کے ذریعے براہ راست سوال کے ذریعے ہو گی تو اب ہم قاعدہ 144 کے تحت guillotine کا اطلاق کرتے ہوئے کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ سے یہ امید نہیں تھی آپ تو جمہوری آدمی ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ قانون اور rules تو آپ لوگوں نے بنائے ہیں۔ میں اس کے تحت ہی چل رہا ہوں اور اس سے باہر نہیں جا رہا۔

مطالبہ زر نمبر1

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 17 کروڑ 59 لاکھ 93 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر2

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 18 کروڑ 6 لاکھ 77 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر3

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو30کروڑ42لاکھ61ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 5۔ارب59 کروڑ75لاکھ62 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو86کروڑ45لاکھ94ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظامی عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو26کروڑ24لاکھ80ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو4کروڑ88لاکھ47ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ25لاکھ ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو8کروڑ51لاکھ28ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو17کروڑ3لاکھ69ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 12

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو80کروڑ34لاکھ55ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 13

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 19 کروڑ 68 لاکھ 58 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 14

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 2۔ارب 70 کروڑ 87 لاکھ 47 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 15

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 3۔ارب 74 کروڑ 74 لاکھ 54 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 16

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو37لاکھ 37ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلہ اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر19

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر20

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر21

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر22

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر23

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر24

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر25

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2014 کو ختم ہونے والے مالی سال

کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سول ورکس برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ڈیپارٹمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ٹاؤن ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2014 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب وزیر خزانہ منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ پیش کریں۔

منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 14-2013 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR EXCISE AND TAXATION/ FINANCE (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I lay the Supplementary Schedule of authorized expenditure for the year 2013-14.

MR SPEAKER: The Supplementary Schedule of authorized expenditure for the year 2013-14 has been laid.

منسٹر صاحب! آپ کچھ بولنا چاہیں گے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں بجٹ کی approval پر سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میں تمام منسٹر صاحبان، خصوصاً سابق وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان اور موجودہ وزیر قانون رانا مشہود احمد خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں تمام معزز ممبران اسمبلی بشمول قائد حزب اختلاف اور معزز ممبران حزب اختلاف کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ تمام معزز ممبران جس طرح بجٹ debate میں شامل رہے اور اس بجٹ کو پاس کرنے میں جس طرح انہوں نے کاوشیں کیں میں اس پر ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں محکمہ خزانہ، محکمہ پی اینڈ ڈی، سیکرٹری اسمبلی اور اسمبلی کے تمام ملازمین کا بھی بہت مشکور ہوں۔ میں اپنے صحافی بھائیوں اور بہنوں کا بھی بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے اس بجٹ کی coverage کر کے تمام کارروائی کو عوام تک پہنچایا۔

جناب سپیکر!ایک روایت ہے کہ بجٹ اجلاس کے دوران کام کرنے والے پنجاب اسمبلی کے تمام ملازمین بشمول ڈسپنسری سٹاف جنہوں نے اس بجٹ اجلاس میں انتھک محنت کی ہے، جس پر میں وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی طرف سے اسمبلی ملازمین بشمول ڈسپنسری سٹاف کے لئے بطور اعزازیہ دوماہ کی اضافی تنخواہ کا اعلان کرتا ہوں۔

جناب سپیکر!معزز ممبران حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے لئے اسمبلی روایات کے مطابق lunchکا بندوبست کیا گیا ہے۔مرد ممبران اسمبلی کے لئے اسمبلی کیفے ٹیریا، خواتین ممبران اسمبلی کے لئے کمیٹی روم(بی)اور ہمارے صحافی بھائیوں اور بہنوں کے لئے کمیٹی روم(سی) میں کھانے کا اہتمام کیا گیا ہے۔آپ سے خصوصی طور پر اس کھانے میں تشریف لانے کے لئے گزارش ہے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر:آپ کی مہربانی۔میں آپ سب معزز ممبران کا شکر گزار ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔گورنر پنجاب کی طرف سے مندرجہ ذیل آرڈر موصول ہوئے ہیں جو میں پڑھ دیتا ہوں۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(46)/2014/1101. Dated: 26th June 2014. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab w.e.f June 26, 2014 (Thursday) after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the
25th June, 2014

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

ABDUL WAHEED CHAUDHRY, MR. *(Minister for Prisons)*
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2013-14 regarding-
-Prisons and settlements for convicts 654
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Disclosure of spending rupees 40 million instead of rupees 4 lac by Secondary Board Lahore on the lame excuse of preparation of superior quality certificates 451
-Risk to future of two thousand students of BS programme of Murray College Sialkot due to tussle between Punjab Higher Education and Registrar University of Gujrat 412
AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-
-20th June, 2014 402
-23rd June, 2014 441
-24th June, 2014 499
-25th June, 2014 530
-26th June, 2014 606
AHMAD SHAH KHAGGA, MR.
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-
-Police 436
AHMED KHAN BHACHER. MR.
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2013-14 regarding-
-Irrigation Works 635
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2013-14 576
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Privilege Motion Nos. 9, 11, 12 of 2013 and 6, 7, 8, 9, 11, 12, 14, 15, 16, 17, 19 and 20 of 2014 552

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 553
-Privilege Motion Nos. 6, 7 of 2013 and 1, 3, 13, and 18 of 2014
ALI ASGHAR MANDA, CH. *(Parliamentary Secretary for S & GAD)*
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2013-14 599

PAGE NO.

Annual Schedule OF- 512
-Authorized Expenditures for the year 2014-15 *(Laid in the House)*

B

BILLS-
-The Bab-e-Pakistan Foundation Bill, 2014 (Bill No.15 of 2014) *(Considered and passed by the House)* 515-521
-The Management and Transfer of Properties by Development Authorities Bill, 2014 (Bill No.14 of 2014) *(Considered and passed by the House)* 521-528
-The Punjab Finance Bill, 2014 *(Considered and passed by the House)* 505-512

C

Condolence ***(PRAY FOR FORGIVENESS)-*** 503
-On the sad demise of Pir Shujaat Hussain Qureshi Ex MPA

D

DEMANDS FOR GRANTS-
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-
-Administration of Justice 487
-Agricultural Development & Research 495
-Agriculture 480
-Charges on account of Motor Vehicles Acts 486
-Civil Defence 493
-Civil Works 490
-Cooperatives 489
-Communications 491
-Development 495
-Education 467
-Fisheries 489
-Forests 485
-General Administration 487
-Government Building 496
-Government trade in medical stores and coal 494
-Health 453
-Housing and Physical Planning 491
-Industries 490

PAGE NO.

-Investment 494
-Irrigation and Land Reclamation 487
-Irrigation Works 495
-Land Revenue 484
-Loans to Government Servants 494
-Loans to Municipalities/Autonomous Bodies etc. 497
-Miscellaneous 493
-Miscellaneous Departments 490
-Museums 488
-Opium 484
-Other Taxes and Duties 486
-Pension 492
-Police 414
-Prisons and settlements for convicts 488
-Provincial Excise 485
-Public Health 488
-Registration 486
-Relief 491
-Roads and Bridges 496
-Stamps 485
-State trading in food grains and sugar 493
-Stationary and Printing 492
-Subsidies 492
-Town Development 496
-Veterinary 489

DEMANDS FOR GRANTS-

DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2013-14 regarding-

-Administration of Justice 663
-Agricultural Development & Research 668
-Agriculture 665
-Civil Defence 667
-Civil Works 665
-Communications 660
-Cooperatives 659
-Developments 667
-Education 664
-Expenditures for Motor Vehicle Rules 657
-Fisheries 659
-Forests 663
-General Administration 658
-Government trade in food grains and sugar 661
-Government trad in medical stores and coal 667
-Health Services 664
-Housing & Physical Planning 666

	PAGE NO.
-Industries	660
-Irrigation and Land Reclamation	658
-Irrigation Works	633
-Land Revenue	662
-Loans for Municipalities/Autonomous Bodies etc.	616
-Miscellaneous	661
-Miscellaneous Departments	660
-Museums	664
-Opium	662
-Other Taxes and Duties	658
-Pension	661
-Police	663
-Prisons and settlements for convicts	648
-Provincial Excise	662
-Public Health	659
-Registration	663
-Relief	661
-Roads & Bridges	668
-Stamps	657
-State Buildings	669
-Stationary & Printing	666
-Subsidies	666
-Town Development	668
-Veterinary	665
DISCUSSION On-	
-Supplementary Budget for the year 2013-14	536

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.	
DISCUSSION On-	
-Supplementary Budget for the year 2013-14	591
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-	
-Privilege Motion Nos. 9, 11, 12 of 2013 and 6, 7, 8, 9, 11, 12, 14, 15, 16, 17, 19 and 20 of 2014	552
-The Punjab Free and Compulsory Education Bill, 2014 (Bill No.16 of 2014)	551

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.	
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-	
-Police	428
FARRUKH JAVED, DR. *(Minister for Agriculture)*	
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-	

PAGE NO.

-Agriculture 483

FINANCE BILL-
-The Punjab Finance Bill, 2014 *(Considered and passed by the House)* 505
FOZIA AYUB QURESHI, MRS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2013-14 561

K

KANEEZ AKHTAR, MRS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2013-14 545
KHADIJA UMAR, MRS.
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-
-Police 430
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2013-14 584

Khalil Tahir Sindhu, mr. ***(MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS ADDITIONAL CHARGE OF HEALTH)***
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-
-Health 464
KHURAM SHAHZAD, MR.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2013-14 583

L

LEADER OF THE OPPOSITION
-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

M

MAJID ZAHOOR, MR.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2013-14 598
MARY GILL, MS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2013-14 557
MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA *(Minister for Schools Education Additional Charge of Law & Parliamentary Affairs, Higher Education, Youth Affairs, Sports, Archeology and Tourism)*

PAGE NO.

-Speech in the House on becoming Minister for Law & Parliamentary Affairs 471

BILLS *(Discussed)*-

-The Bab-e-Pakistan Foundation Bill, 2014 (Bill No.15 of 2014) 515

-The Management and Transfer of Properties by Development Authorities Bill, 2014 (Bill No.14 of 2014) 521

MOTION regarding-

-Grant of leave to move resolution for extension of an Ordinance 503

ORDINANCES *(Laid in the House)*-

-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance, 2014 (VI of 2014) 513

-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance, 2014 (VII of 2014) 513

-The Punjab Overseas Pakistanis Commission 2014 514

-The Punjab Registration of Godowns Ordinance, 2014 514

514

-THE PUNJAB STRATEGIC COORDINATION ORDINANCE, 2014

504

Resolution REGARDING-

-Extension of the Punjab Free and Compulsory Education Ordinance, 2014 (V of 2014)

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of the Opposition)*

-Speech in the House regarding attack on Secretariat of Tehreek-e-Minhaj-ul-Quran by Polic 473

MEHWISH SULTANA, MS. *(Parliamentary Seceretary for Higher Education)*

DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-

-Education 478

MINISTER FOR AGRICULTURE

-See under Farrukh Javed, Dr.

MINISTER FOR FINANCE

-See under Mujtuba Shuja-ur-Rehman, Mian

Minister for Human Rights & Minorities Affairs Additional Charge of Health

-See under Khalil Tahir Sindhu, Mr.

MINISTER FOR IRRIGATION

-SEE UNDER YAWAR ZAMAN, MIAN

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT ADDITIONAL CHARGE OF LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS

PAGE NO.

-See under Sana Ullah Khan, Rana
MINISTER FOR PRISONS
-See under Abdul Waheed Chaudhry, Mr.
MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, HIGHER EDUCATION, YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY AND TOURISM
-See under Mashhood Ahmad Khan, Rana
MOTION regarding-
-Grant of leave to move resolution for extension of an Ordinance 503
MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-The Punjab Free and Compulsory Education Bill, 2014 (Bill No.16 of 2014) 551
MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-
-Police 419
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2013-14 regarding-
-Irrigation Works 645
-Loans for Municipalities/Autonomous Bodies etc. 617
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2013-14 573

MUHAMMAD ARIF KHAN SINDHILA, MR.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2013-14 564
MUHAMMAD JAMAL KHAN LAGHARI, SARDAR
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2013-14 596
MUHAMMAD MASOOD ALAM, SYED, MAKDUM
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2013-14 581
MUHAMMAD SIBTAIN KHAN, MR.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2013-14 536
MUHAMMAD SIDDIQUE KHAN, MR.
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-
-Police 415
MUJTUBA SHUJA-UR-REHMAN, MIAN *(Minister for Finance)*
BILL *(Discussed)***-**
-The Punjab Finance Bill, 2014 505
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-
-Agriculture 480

PAGE NO.

-Education 467
-Health 453

DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2013-14 regarding-
-Loans for Municipalities/Autonomous Bodies etc. 616, 629
-Prisons and settlements for convicts 648

DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2013-14 601

FINANCE BILL-
-The Punjab Finance Bill, 2014 *(Considered and passed by the House)* 505

Annual Schedule OF-
-Authorized Expenditures for the year 2014-15 *(Laid in the House)* 512

Supplementary Schedule OF-
-Authorized Expenditures for the year 2013-14 *(Laid in the House)* 669

N

Naat-e-Rasool-e-MaqbooL (saw) Presented in the House in sessions held on-
-20th June, 2014 411
-23rd June, 2014 450
-24th June, 2014 502
-25th June, 2014 533
-26th June, 2014 615

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-
-Health 462
-Police 434
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2013-14 regarding-
-Prisons and settlements for convicts **649**
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2013-14 593

NABIRA INDLEEB, MRS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2013-14

PAGE NO.

549

NAHEED NAEEM, MRS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2013-14

595

NAUSHEEN HAMID, DR.
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-
454
-HEALTH

Nazar Hussain, mr. ***(PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS)***
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-
-Disclosure of spending rupees 40 million instead of rupees 4 lac by Secondary Board Lahore on the lame excuse of preparation of superior quality certificates 451

-RISK TO FUTURE OF TWO THOUSAND STUDENTS OF BS PROGRAMME OF MURRAY COLLEGE SIALKOT DUE TO TUSSLE BETWEEN PUNJAB HIGHER EDUCATION AND REGISTRAR UNIVERSITY OF GUJRAT 412

NOTIFICATION of-
-Prorogation of 9th session of 16th Assembly of the Punjab commenced on 13th June, 2014

670

O

ORDINANCES *(Laid in the House)*-
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance, 2014 (VI of 2014) 512
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance, 2014 (VII of 2014) 513
-The Punjab Overseas Pakistanis Commission 2014 514
-The Punjab Registration of Godowns Ordinance, 2014 513
-The Punjab Strategic Coordination Ordinance, 2014 514

PAGE NO.

P

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR HIGHER EDUCATION

-SEE UNDER MEHWISH SULTANA, MS.

Parliamentary Secretary for Law & Parliamentary Affairs

-SEE UNDER NAZAR HUSSAIN, MR.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR S & GAD

-See under Ali Asghar Manda, Ch.

Prorogation-

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 9TH SESSION OF 16TH ASSEMBLY OF THE PUNJAB COMMENCED ON 13TH JUNE, 2014 670

Q

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SESSION HELD ON-

-25th June, 2014 598

R

RAHEELA ANWAR, MRS.

DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-

-Agriculture 481

DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2013-14 regarding-

-Irrigation Works 633

DISCUSSION On-

-Supplementary Budget for the year 2013-14 585

RASHID HAFEEZ, RAJA

DISCUSSION On-

-Supplementary Budget for the year 2013-14 569

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -
-20th June, 2014 410
-23rd June, 2014 449
-24th June, 2014 501
-25th June, 2014 532
-26th June, 2014 614

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 553
-Privilege Motion Nos. 6, 7 of 2013 and 1, 3, 13, and 18 of 2014

Resolution REGARDING-
-Extension of the Punjab Free and Compulsory Education Ordinance, 2014 (V of 2014) 504

RUKHSANA KOKAB, MS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2013-14 543

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-
-Education 474
-Police 433
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2013-14 regarding-
-Prisons and settlements for convicts 652
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during session held on 25th June, 2014 598

SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Local Government & Community Development Additional Charge of Law & Parliamentary Affairs)*
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-
-Police 438

Supplementary Schedule OF- 669
-Authorized Expenditures for the year 2013-14 *(Laid in the House)*

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-
-Education 468

PAGE NO.

DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2013-14 546

SHAZIA TARIQ, MRS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2013-14
562

SHUNILA RUTH, MS.
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-
-Health
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2013-14 **458**

589

SPEECH-
-Mashhood Ahmad Khan, Rana *(Minister for Schools Education Additional Charge of Law & Parliamentary Affairs, Higher Education, Youth Affairs, Sports, Archeology and Tourism)* 471
-Mehmood-ur-Rasheed, Mian *(Leader of the Opposition)* 473

SUPPLEMENTARY BUDGET-
-General discussion on Supplementary Budget for the year 2013-14 536

T

TAIMOOR MASOOD, MALIK
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-
-Police 421

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-
-Police 425

W

WAHEED ASGHAR DOGAR, MR.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2013-14

579

PAGE NO.

WASEEM AKHTAR, DR SYED
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2013-14 regarding-
-Irrigation Works 637
-Loans for Municipalities/Autonomous Bodies etc. 621
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2013-14 553

Y

YAWAR ZAMAN, MIAN *(Minister for Irrigation)*
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2013-14 regarding-
-Irrigation Works **647**